REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۱
شمارہ ۲۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

حضور ایدہ اللہ کی تشویشناک علالت

دعاؤں اور صدقات کی خصوصی تحریک

قادیان یکم احسان (۱ جون) ابھی ابھی بعد نماز مغرب محترم ناظر صاحب خدمت درویشان ربوہ کی جانب سے آج صبح ۸½ بجے کی مرسلہ ایک پیغام کی دستی یہ تشویشناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ "۵ روز قبل اسلام آباد میں اپنی کوٹھی پر نماز پڑھاتے ہوئے حضور کو شدید کمزوری محسوس ہوئی اور ساتھ ہی

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۲ پر)

۱۰ شعبان ۱۴۰۲ھ | ۳ احسان ۱۳۶۱ ہش | ۳ جون ۱۹۸۲ء

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان دارالامان میں جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

خلافت راشدہ کے مختلف اہم پہلوؤں پر جماعتی علماء سلسلہ کی دلچسپ اور پرمغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ ——— جاوید اقبال اختر

قادیان ۲۷ ہجرت (مئی) — جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کے تاریخی پس منظر اور اس کی ضرورت و اہمیت کو واضح کرنے کے لئے آج بوقت ۸ بجے شام مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں مقامی احباب و مستورات نے اپنی شاندار جماعتی روایات [illegible] کثرت سے شرکت کی۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید [illegible] صاحب [illegible] اور [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] کی نظم [illegible] سے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب [illegible]

"استخلاف [illegible]"

[illegible] بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں کئے گئے اپنے وعدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت راشدہ کے بابرکت نظام کو جاری فرمایا۔ اس تیس سالہ دور خلافت راشدہ کے بعد ملوکیت کا دور شروع ہوا۔ جو تیرہ سو سال تک جاری رہا۔ بالآخر مخبر صادق حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ" کے مطابق اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی ہجری کے سر پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کے وصال کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو دوبارہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام عمل میں آیا۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے اس دور میں حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ نے جماعت کے شیرازہ کو بکھرنے سے بچایا۔ ۱۹۱۴ء میں آپ کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے۔ آپ کے بابرکت دور خلافت میں جماعت نے ہر رنگ میں غیر معمولی ترقی کی۔ نومبر ۱۹۶۵ء میں آپ کی وفات کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے اس عہدہ جلیلہ پر فائز فرمایا۔ آج ہم آپ کی بابرکت قیادت میں انشاء اللہ غلبہ اسلام کی آخری منزل [illegible] کے ساتھ [illegible] کر رہے ہیں۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد کریم [illegible] صاحب [illegible] مدرس مدرسہ احمدیہ [illegible]

"مسئلہ خلافت اور فریق لاہور"

کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ مقرر موصوف نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ کے رنگ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام فرمایا اور ساری جماعت احمدیہ بغیر کسی اختلاف کے رسالہ الوصیت کی ہدایات کے مطابق نظام خلافت سے وابستہ ہو گئی۔ لیکن جب ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود تخت خلافت پر متمکن ہوئے تو ایک فریق جس کے لیڈر مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہم تھے جماعت سے کٹ کر علیحدہ ہو گیا۔ انہوں نے لاہور میں اپنا الگ مرکز بنا لیا اور خلافت احمدیہ کے خلاف [illegible] موصوف نے رسالہ الوصیت [illegible] فریق لاہور کے [illegible] کی تردید [illegible] کے [illegible] ہے خلافت کی ضرورت [illegible] واضح طور پر خلافت شخصی کی [illegible] کے مطابق [illegible] فریق لاہور کے [illegible] اپنے [illegible] حضرت [illegible] اور [illegible] کی [illegible] لیکن وہ لوگ [illegible] گئے۔ اور خلافت سے [illegible] کی برکات سے محروم [illegible] گئے [illegible] ہے کہ [illegible] حضرت [illegible] کے [illegible] جماعت احمدیہ خلافت کی برکت سے [illegible] اور راستہ ترقی کی [illegible] جا رہی ہے۔

بعدہ

"خلافت راشدہ کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں"

کے عنوان کے تحت [illegible] ——— (باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید سارڈی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ [illegible]

بلا تبصرہ

"ننھے میزبان"

ہفت روزہ "لاہور" کے مُدیر محترم ثاقب زیروی صاحب کے نام جناب "ب-ا" شیخ صاحب کا ایک مُراسلہ جنہیں ماہ مارچ کے آخر میں دارالہجرت ربوہ کے ایک گیسٹ ہاؤس موسوم بہ "سرائے فضلِ عمرؓ" میں تین راتیں گزارنے کا موقع ملا ـــــ!!

"یہ ایک بڑا ہی خوش آئند تجربہ اور خوشگوار سفر تھا جس نے زندگی کو کتنے ہی سبق سکھائے۔ جن میں سب سے بڑا سبق اس حقیقت کا قلب و ذہن پر منکشف ہونا ہے کہ

قوموں کی اصلاح نوخیزوں اور نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

میری حیثیت میرے ایک ایسے دوست کے ہمسفر کی تھی جو جماعتِ احمدیہ کی مجلسِ شوریٰ میں بطور نمائندہ شریک ہو رہے تھے۔ ربوہ پہنچنے پر مرکزی گیسٹ ہاؤس (جسے دارالضیافت کہا جاتا ہے) سے معلوم ہُوا کہ اُن کے قیام کا اہتمام "سرائے فضلِ عمرؓ" میں کیا گیا ہے (مع ایک مہمان کے)۔ سرائے فضلِ عمرؓ" انجمن احمدیہ کے اس ادارہ موسوم بہ "تحریکِ جدید" کا گیسٹ ہاؤس ہے۔

جس کا فرضِ اوّلین بیرونی ملکوں میں تبلیغی [illegible] کا قیام ــ نیز ہسپتالوں اور تعلیمی اداروں کا اجراء ہے۔ بس اسے احمدیہ بیرونی مشنوں کی کارکردگی کا نگہداں [illegible] سمجھ لیجئے۔

یہ [illegible] ہی عظیم الشان اور وسیع و عریض [illegible]۔ [illegible] ہر آرام و آسائش [illegible] پس اس کی تعمیر بھی ہوٹل کے انداز پر ہوئی ہے۔ اور اس میں کم و بیش ۱۰۰ معززین کے قیام کا انتظام ہے۔ ہم [illegible] میں داخل ہوئے ـــ تو چار [illegible] نے بڑھ کر ہمارا استقبال کیا۔ اور ہمیں ہمارا کمرہ [illegible] تھا، بٹھایا۔ ان میں سے [illegible] ۱۳، ۱۴ سال ہو گی ـــ باقی [illegible] ۱۱ سال کی عمر کے ہوں گے۔ [illegible] ہم [illegible] تو ہمیں بتایا گیا کہ [illegible] چائے [illegible] [illegible] پہنچے [illegible]

[illegible] تو یہ [illegible]

* [illegible]

ـــ [illegible]

* [illegible]

اتنے مستعد کہ ہمارے میز کے گرد بیٹھتے ہی دو منٹ کے بعد چائے آگئی۔

چائے کے بعد مَیں نے (نہ جانے کیوں) ایک بچے سے دریافت کیا۔ "بیٹے کھانے کے اوقات کیا ہیں؟" جواب ملا ـــــــــ

"جب آپ کو فرصت ہو ہمیں آپ ہر وقت حاضر پائیے گا۔ اور کسی چیز کے مہیا ہونے میں تاخیر نہیں ہو گی۔ انشاء اللہ"

اور مَیں اپنے حاضر ناظر ربّ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے (جس نے ہمارے اندر ایک ایسی باسلیقہ جماعت بھی پیدا فرما رکھی ہے) مَیں گواہی دیتا ہُوں کہ تاخیر تو کُجا۔ ہر دفعہ ڈائیننگ ہال میں ان ننھے میزبانوں کی انتہائی خوش اخلاقی۔ ادب اور پُھرتی دیکھ کر سر اس وجود باجُود کے تصوّر کے سامنے فرطِ مسرّت و تشکّر میں جُھک جُھک جاتا رہا جس کی تعلیم و تربیت نے ان بچوں کو سلیقہ شعار بزرگوں ایسے آداب عطا کر دیئے تھے۔

اور یہ تو اُن ننھے محسنوں کی میرے محسوسات پر آخری ضرب تھی شاید۔ جس پر میری رُوح بلبلا اُٹھی نہ شوریٰ کے آخری اجلاس کے خاتمہ پر کھانا کھانے کے بعد جب ہم اپنے کمرے سے سامان گاڑی میں لادکر (اس میں) بیٹھنے لگے تو اُنہی میں سے ایک نے بڑھ کر ہم سے مصافحہ کیا اور ایک لفافہ میرے دوست کے ہاتھ میں تھما دیا۔ جس پر ایک نظر ڈال کر میرے دوست نے اُسے کوٹ کی اُوپر کی جیب میں ڈال لیا۔ اور گاڑی سٹارٹ ہو گئی۔ جونہی ہم شہر سے نکل کر "لاہور سرگودھا سڑک" پر آئے مَیں نے گفتگو کا سلسلہ شروع کرتے ہوئے کہا

مَیں ـــ بِل آپ نے لے کر جیب میں کیوں ڈال لیا۔ وہیں ادائیگی کیوں نہ کر دی۔ اگر جیب میں پیسے نہیں تھے تو مُجھ سے لے لئے ہوتے۔

دوست ـــ کونسا بِل؟ اور کونسے پیسے؟

مَیں ـــ وُہی جو وہ بچہ آخر وقت میں دے کر گیا تھا ـــ؟

دوست ـــ (وہ لفافہ مجھے تھماتے ہوئے) کیا تمہاری جیب میں اتنے پیسے ہیں؟ ـــ میرے بھلے آدمی یہاں کوئی بِل وغیرہ نہیں ہوتا۔ یہ تو مسیح محمدی کا لنگر ہے۔

اور جو یہاں بِل دیا جاتا ہے اس کی سِکّوں میں ادائیگی ممکن ہی نہیں۔

اس اثناء میں مَیں لفافہ کھول چکا تھا جس کے اندر یہ تحریر تھی:-

گرامی قدر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

دَورانِ قیام اگر ہم سے آپ کی خدمت میں کوئی کوتاہی ہو گئی ہو۔ اگر کوئی گستاخی ہم میں سے کسی سے سرزد ہو گئی ہو تو آں جناب کی خدمتِ عالیشان میں درخواست ہے۔ کہ برادِ کرم دستِ شفقت دراز کرتے ہوئے ہمیں معاف فرمایئے گا ـــ بچے تو ازل سے غلطیاں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور بزرگ ہمیشہ معاف کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اُمید کرتے ہیں کہ آپ ہماری [illegible] ہونے والی تمام کوتاہیوں کو معاف فرمائیں گے (ایک دن آدھ گھنٹے کے لئے پانی بند ہونے کی وجہ سے جو تکلیف آپ کو ہوئی ہم اس کے لئے معذرت خواہ ہیں) والسلام

(منتظم و معاونین قیام و طعام "سرائے فضلِ عمرؓ" مجلسِ مشاورت ۱۹۸۲ء)

اور یہ تحریر ختم ہوتے ہی میرا سر ادب و احترام اور وفورِ ندامت سے تصوّر ہی تصوّر میں اُن (ننھے) میزبانوں کے سامنے جُھک گیا"۔

(ہفت روزہ "لاہور" لاہور ۲۴ر مئی ۱۹۸۲ء صفحہ ۹)

حضور ایدہ اللہ کی تشویشناک علالت ـ بقیہ صفحہ اوّل

بدن پسینہ سے شرابور ہو گیا۔ بقیہ نماز حضور نے بیٹھ کر مکمّل کی۔ معاً بعد طبّی معائنہ سے معلوم ہُوا کہ بلڈ پریشر خلافِ معمول بڑھا ہُوا ہے۔ اور خُون میں شکر کی مقدار کم از کم ضرورت سے بھی زیادہ گر گئی ہے۔ چنانچہ فوری علاج کے نتیجہ میں طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ سنبھل گئی۔ لیکن مورخہ ۸۲/۵/۳۱ قبل از دوپہر اچانک نبض کی رفتار بہت زیادہ تیز ہو گئی اور ساتھ ہی سانس کی تکلیف شروع ہو جانے سے چھاتی پر دباؤ محسوس ہونے لگا۔ فوری طور پر ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو بلوایا گیا۔ طبّی معائنہ سے یہ قابلِ فکر بات سامنے آئی کہ بیماری کی علامات CARDIAC ASTHAMA نامی ایسے دمہ کی ہیں جو دل کی کمزوری سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ مرض کا باقاعدہ علاج ہو رہا ہے۔ ابھی کچھ دیر قبل بذریعہ فون اسلام آباد سے ملنے والی اطلاع کے مطابق نبض کی رفتار۔ بی پی اور عام طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ کل کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ تاہم بیماری رفع نہیں ہوئی بہترین ماہر مُعالجوں سے رابطہ رکھا جا رہا ہے"۔

احبابِ جماعت اجتماعی اور انفرادی صدقات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ خاص طور سے بارگاہِ ربّ العزّت میں نہایت عاجزانہ اور متضرعانہ دُعاؤں کا التزام بھی کریں کہ شافیٔ مطلق خُدا محض اپنے فضل و کرم اور معجزانہ قُدرت نمائی سے ہمارے جان و دل سے محبُوب اور پیارے آقا کو کامل و عاجل صحّت اور تندرستی عطا فرمائے اور حضور پُر نور کے بابرکت رُوحانی وجُود کو ہم ناچیز خُدّامِ سلسلہ کے سروں پر تا دیر قائم رکھے

اٰمین اَللّٰھُمَّ اٰمین

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دینِ حق کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا منصوبہ بنایا ہے

اس کیلئے اس نے جماعتِ احمدیہ سے عاجزانہ راہوں اور ہجرت کو اس کے وسیع مفہوم کیساتھ اختیار کرنے کا مطالبہ کیا ہے

قرآنی اصطلاح کی رُو سے شہواتِ نفسانی کو ترک کرنے گندے اخلاق کو چھوڑنے اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا نام ہجرت ہے

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۳ر نبوت ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۳ر نومبر ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی کی تلاوت فرمائی :-

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

(النحل آیت : ۴۲-۴۳)

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّـيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَــوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(النحل آیت : ۴۶ - ۴۸)

اور پھر فرمایا :-

ترجمہ ان آیات کا یہ ہے

اور جن لوگوں نے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا اللہ کے لئے ہجرت اختیار کی، انہیں ضرور دُنیا میں اچھا مقام دیں گے ۔ اور آخرت کا اجر تو اور بھی بڑا ہوگا۔ کاش یہ منکر اس حقیقت کو جانتے۔ جو ظلموں کا نشانہ بن کر بھی ثابت قدم رہے (ہجرت کرنیوالے) اور جو ہمیشہ ہی اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ پھر کیا جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور اسلام کے خلاف تدبیریں کرتے چلے آئے ہیں وہ اس بات سے امن میں ہیں کہ اللہ انہیں اس ملک میں ہی ذلیل اور رُسوا کر دے۔ یا موعودہ عذاب اُن پر اس راستے سے آجائے جس کو وہ جانتے ہی نہ ہوں۔ یا وہ انہیں ان کے سفروں میں (دوسری جگہ آیا ہے۔ وہ دوڑے پھرتے ہیں دُنیا میں، اسلام کو ناکام اور کمزور کرنے کے لئے) تباہ کر دے۔ پس وہ یاد رکھیں کہ وہ ہرگز اللہ کو ان باتوں کے پورا کرنے سے عاجز نہ پائیں گے۔ (جو بشارتیں یہاں مومنوں کو دی گئی ہیں ان باتوں کے پورا کرنے سے عاجز نہ پائیں گے۔) یا وہ انہیں (پہلے کہا تھا ہلاک کر دے اللہ) آہستہ آہستہ گھٹا کر ہلاک کر دے۔ کیونکہ تمہارا رب یقیناً مومنوں پر بہت ہی شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات میں ان

ہجرت کرنے والوں کا ذکر

ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کو اختیار کرتے ہیں اور اس ہجرت کو وہ اختیار کرتے ہیں اُس وقت جب اُن پر ظلم کی انتہا ہو چکی ہوتی ہے۔ اس وقت بھی وہ ہجرت کو اختیار کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں بشارت دی کہ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً دُنیا میں بھی اچھا مقام دیں گے۔ دُنیوی حسنات دیں گے۔ جس کے لئے دُعا سکھائی۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً (البقرہ آیت : ۲۰۲) وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ اور آخرت کا اجر اس دُنیا کے اجر کے مقابلے میں بہت بڑا ہے۔ کاش اس حقیقت کو یہ منکر سمجھتے اور اپنی بد تدبیروں سے باز آجاتے۔

ہجرت، جیسا کہ ابھی حال ہی میں ماضیٔ قریب میں میں نے ایک خطبے میں بتایا تھا، عربی معنی کے لحاظ سے اور قرآنی اصطلاح کی رُو سے تین باتیں، تین پہلو اپنے اندر رکھتی ہے۔

ہجرت کے لفظی معنی

تو عربی میں ہی قطع تعلق کرنا اور چھوڑ دینا۔ اور ہجرت کا ایک پہلو یہ ہے کہ ہجرتِ مکانی یعنی اپنی رہائش کی جگہ کو چھوڑنا۔ بڑی زبردست قربانی ہے اپنے عزیزوں کو چھوڑنا۔ اپنے دوستوں کو چھوڑنا۔ اپنے تعلقات کو چھوڑنا، اپنے اموال کو چھوڑنا، خدا اور رسول کے لئے۔ اور اُس جگہ چلے جانا یا اس زندگی کو (جو اس وقت میرا مضمون ہے۔ میں یہ فقرہ اس کے لئے زائد کر رہا ہوں) ترک کر دینا جس زندگی کو ترک کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے موعودہ انعامات کے وہ وارث بن سکتے ہیں۔ مفرداتِ راغب نے ہجرت کے معنی میں لکھا ہے۔ مُقْتَضٰی ذٰلِكَ

ہجرت کا تقاضا

یہ ہے کہ هِجْرَانُ الشَّهَوَاتِ شہواتِ نفسانی کو ترک کرنا وَالْاَخْلَاقِ الذَّمِيْمَةِ اور جو گندے اور بُرے اخلاق ہیں انہیں چھوڑ دینا۔ وَالْخَطَايَا اور جو گناہ کی باتیں ہیں ان سے باز آجانا۔ خواہشاتِ نفسانی کا ذکر بہت سی جگہ قرآن کریم میں آیا۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ جو شیطانی اثر ہیں، زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ (آل عمران آیت ۱۵) اہوائے نفس خوبصورت کرکے دکھائے جاتے اور ان کا پیار شیطان انسان کے دِل میں پیدا کرتا ہے۔

هَوٰى کا لفظ اس سے ملتے جلتے معنی کا ہے۔ اہوائے نفس بھی ہم کہتے ہیں۔ خواہشاتِ نفس بھی ہم کہتے ہیں۔ هَوٰى کے معنی ہیں مَيْلُ النَّفْسِ اِلَى الشَّهْوَةِ شہوت کی طرف

خواہشات کی طرف انسان کا میلان

جو ہے عربی میں اسے اَلْهَوَى کہتے ہیں۔ مفرداتِ راغب میں آیا ہے وَقَدْ عَظَّمَ اللّٰهُ ذَمَّ اِتِّبَاعِ الْهَوٰى کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی بڑی اہمیت بیان کی اور اس پر بڑا زور دیا کہ اتباع الھوٰی۔ خواہشاتِ نفسانی کی اتباع بڑی مذموم چیز ہے۔ بہت بُری چیز ہے۔ بہت گندی چیز ہے۔ بڑا زور دیا گیا ہے اس پہ اور قرآن کریم کا دعویٰ تھا کہ میں ہر چیز کھول کھول کے بیان کرنیوالا ہوں ! قرآن کریم نے بہت جگہ شہواتِ نفسانی جن کو ترک کرنے کا حکم ہے "ہجرت" میں۔ اور یہ اہوا جو ہیں ان کے جو مضرات ہیں جس وجہ سے اس کی بُرائی کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کے کلام میں، ان کے اوپر روشنی ڈالی گئی ہے۔ میں نے اس خطبہ میں چند باتیں ان آیاتِ قرآنی میں سے لی ہیں کہ

شہواتِ نفسانی کی اتباع کرنے والے

کس قسم کی محرومیوں میں خود کو ڈالنے والے، اور اللہ تعالیٰ کے کن انعاموں سے وہ محروم ہو جاتے ہیں۔ اس مضمون کے تعلق میں (اہوائے نفس یا خواہشاتِ نفس یا شہواتِ نفس ایک ہی چیز ہے) پہلی چیز یہ بتائی گئی ہے کہ رُوحانی رفعتوں کے حصول سے شہوتِ نفس یا اہوائے نفس محرومی کا باعث بن جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے سورۃ الاعراف کی آیت ۱۷۷ میں بیان کیا ہے وَلَوْ شِئْنَا اگر ہم چاہتے تو اسے رفعتیں اور بلندیاں عطا کرتے۔ اس کے یہ معنی کہ ... کرتے ہوئے میرے ذہن میں آیا کہ بالکل یہی ہیں) وَلَوْ شِئْنَا اگر ... دیا یا ("ہم چاہتے" تبھی ہوتا جب ہماری مرضی پر چلتا) ...

رُوحانی رفعتیں

حاصل ہو جاتیں۔ لیکن وہ ہماری مرضی پر نہیں چلا بلکہ اہوائے نفس کی اس نے اتباع کی۔ وَلٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وہ زمین پر گر پڑا رفعتیں حاصل کرنے کی بجائے وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ یہ قرآن کریم کا ہے۔ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ رفعتوں سے محرومی اُسے ملی اور زمین پہ اُسی طرح، زمین کا کیڑا جس طرح زمین پہ چل رہا ہوتا ہے وہ اس کی حالت بن گئی۔

انسان زمینی گراوٹ کے لئے نہیں پیدا کیا گیا۔ انسان کو (مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت آیت: ۵۷) کی آیت جس کی طرف اشارہ کرتی ہے) آسمانوں کی بلندیوں کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت دی اُمتِ مسلمہ کو کہ جب تم میں سے کوئی عاجزی، انکساری اور تواضع کی راہوں کو اختیار کرے گا رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ۔ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۵)

ساتویں آسمان کی بلندیاں

اسے حاصل ہو جائیں گی۔ یہاں یہ فرمایا اگر وہ ہماری مرضی کی راہوں کو اختیار کرتا لَرَفَعْنٰهُ ہم نے اس کے لئے بلندیاں مقدر کی ہوئی تھیں۔ لیکن اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وہ تو زمین پر گر پڑا۔ زمین کا کیڑا بن گیا۔ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ اور اپنے اہوائے نفس کی اتباع اس نے کرنی شروع کر دی۔

دوسری چیز جس سے کہ حصول میں روک بنتی ہے اتباع اہوائے نفس وہ یہ ہے شہواتِ نفسانی کی پیروی کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب ہوتی ہے۔ سورۃ الانعام آیت ۱۵۱ میں اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص اہوائے نفس کی اتباع کا، پیروی کا مرتکب ہوگا

اتنا ظُلم کر رہا ہوگا

اپنے نفس پر کہ اللہ تعالیٰ نے جو آیات اس کی بہتری کے لئے نازل کی ہیں ان کی وہ تکذیب کر رہا ہے۔ اہوائے نفس کی پیروی تکذیب آیاتِ باری ہے۔ یہ اعلان کیا گیا ہے۔ "آیات" جو ہیں قرآن کریم میں دو معنی میں استعمال ہوئی ہیں۔ دنیوی انعامات مثلاً ایٹم کے ذرے میں وہ طاقت جو آج انسان نے معلوم کی اور رُوحانی انعامات جو اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے اور فرمایا ہے کہ موسلا دھار بارش کے قطروں کی طرح میری آیات، انعامات جو ہیں، نعماء جو ہیں وہ تم پر نازل ہو رہی ہیں۔ ہر آیت کا انکار ہو رہا ہے۔

ایٹم کے ذرّے ہی کو لو

جو چیز انسان کی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے تخلیق کی اُسے انسان کی تباہی کے لئے استعمال کرنے کے ہتھیار بنا لیئے۔ تو اہوائے نفس کا نتیجہ تکذیبِ آیات اور ناشکری آیاتِ باری کی ہے۔

تیسرے یہ کہ خواہشاتِ نفس کی جو پیروی کرے وہ اللہ تعالیٰ کی دوستی اور اُس کی مدد اور پناہ سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ سورۃ الرّعد کی آیت ۳۸ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے۔ بڑا سخت نقصان ہے یہ۔ اس دُنیا کی دوستیاں تو ہم دیکھتے ہیں روز۔ آج دوستی ہے، کل دُشمنی میں بدل جاتی ہے۔ جس کو آج سر پہ اُٹھایا کل اُسے زمین پر گرا دیا۔ جن کے لئے آج اپنی جانیں لاکھوں کی تعداد میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے، اُس کی جان لے لی اگلے روز۔ تو خواہشاتِ نفس کی پیروی

اللہ کی دوستی اور اُس کی پناہ

سے محروم کر دیتی ہے۔

اور چوتھی بات یہ بتائی کہ گری ہوئی خواہش کی پیروی اختیار کرنا، ہوائے نفس کی پیروی اختیار کرنا دِل کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیتا ہے۔ پھر تو "میں ہی میں" ہو جاتا ہے نا۔ انانیت جوش مارتی ہے۔ یہ خواہش ہے، پُوری ہونی چاہیئے۔ وہ خواہش ہے پُوری ہونی چاہیئے۔ جب خواہشات کی اتباع شروع ہو گئی تو میں نہیں بتا سکتا ہوں کہ پھر خواہشات کی کوئی انتہاء نہیں رہتی۔ جو سب سے زیادہ امیر اس وقت ہماری دُنیا میں پایا جاتا ہے اُس کے دِل میں پھر بھی یہ خواہش ہے کہ کچھ اور مال مجھے مِل جائے۔ لیکن

جو خُدا کے بندے ہیں

وہ مال لُٹایا کرتے ہیں۔ فقیروں کے ہاتھ نہیں پھیلایا کرتے۔ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنے والے ہیں۔ غیر اللہ کے سامنے جھکنے والے نہیں ہُوا کرتے۔ اور قرآن کریم سُورۃ الکہف کی آیت ۲۹ میں یہ مضمون بیان کرتا ہے کہ گری ہُوئی خواہش کی پیروی اختیار کرنے والا اِنسان ایسا دِل رکھتا ہے جو اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے۔ اور جو دِل ایک لحظہ کے لئے اپنے ربّ کی یاد سے غافل ہُوا اُس نے ہلاکت مول لی۔

پانچویں بات خُدا تعالیٰ نے، پانچواں پہلو اس کا یہ بتایا ہے کہ ہَوائے نفس کی پیروی اختیار کرنے سے

اِیمان بِالآخرت

جاتا رہتا ہے۔ یعنی قیامت پر ایمان کہ ایک اور زندگی ہوگی جہاں جواب طلبی ہوگی۔ جہاں انعامات ملیں گے۔ جہاں ایک ابدی زندگی عطا کی جائے گی۔ جہاں ایسی جنتیں ہوں گی جن کی نعماء کا حُسن اور نُور اور لذّت ہمارے جسمانی اعضاء اور حواس جو ہیں وہ سوچ بھی نہیں سکتے، ہماری عقل میں نہیں آ سکتے۔ تو ہوائے نفس کی پیروی اختیار کرنا آخرت اور قیامت پر ایمان لانے میں روک بن جاتا ہے۔ پھر ایسا شخص جو اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑا ہُوا ہے۔ وہ کہتا ہے یہی زندگی سب کُچھ ہے۔ جو کچھ جس طریق سے مِل سکے حاصل کر و۔ اور وہ اپنی رُوح کو، اپنے وجود کو اُن جنتوں سے محروم کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے پیدا کیں جو قرآن کریم کی اتباع اس رنگ میں کرتے ہیں جس رنگ میں مُحمّد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کر کے دِکھائی۔

یہ ہے وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ اس مضمون پر "ہجرت" کے معنی پہ زیادہ روشنی ڈالی ہے۔ اس لئے کہ آگے آیا تھا اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا۔ یہاں یہ مضمون بیان ہُوا ہے کہ جو شخص

صحیح معنی میں ہجرت کرنے والا

ہے۔ یعنی ہر چیز خُدا کے لئے ترک کرنے کی نیت اور ضرورت کے مطابق ترک کر دینے والا ہے، اور جو شخص شہوات کو چھوڑتا ہے اور اخلاقِ ذمیمہ سے اس طرح دوڑتا ہے اور خطایا اور گناہوں سے وُہ بچنے والا ہے۔ تب وہ صبر کرتا ہے۔ صبر کے معنی ہیں کہ جو احکام اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بیان کئے ہیں، جو تعلیم اُس نے دی ہے اُس کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔ کچھ ہو جائے، خدا کے دامن کو ایک دفعہ پکڑ کے اس کو چھوڑنا نہیں۔ اور

صبر کا نتیجہ

کیا ہوگا؟ یعنی جو خدا تعالیٰ کی تعلیم ہے اس کے نتیجے میں خُدا کے سوا، اللہ کے مقابل ہر غیر کو چھوڑنا پڑے گا۔ یعنی دوستی اگر خدا کے مقابلے میں آئے گی، دوستی قربان کرنی پڑے گی۔ اگر آل و اموال خدا تعالیٰ کے احکام چھوڑ کر ملتے ہوں گے تو مال کو چھوڑنا پڑے گا۔ احکامِ الٰہی کو نہیں چھوڑنا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ بہت لمبی تفصیل ہے اور جو شخص ایک، دو، سو، دوسو، ہزار، دو ہزار، لاکھ، دو لاکھ چیزیں خدا کے لئے چھوڑ رہا ہے، جب تک کوئی سہارا مضبوط اُس کے سامنے نہ ہو جس کو اُس نے ہاتھ سے پکڑا ہُوا ہو یہ قربانی نہیں دے سکتا۔ تو فرمایا اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ یہ صبر کرتے ہیں اس لئے کہ خُدا پہ ان کا توکّل ہے۔

جو خدا پر توکّل کرتے ہیں

"حَسْبُنَا اللّٰہُ" اللہ ہمارے لئے کافی ہے۔ اور جن کے لئے اللہ کافی ہے اللہ اپنے "نشان" اور "پیار" کا اظہار اس طریقے پہ کرتا ہے کہ ہماری عقلیں جو پیار وصول کرنے والی ہیں دنگ رہ جاتی ہیں۔

میں دو تین دفعہ بتا چکا ہوں کیلگری میں چھوٹی سی جماعت پیدا ہوئی۔ چھ سات سال پہلے کی بات ہے۔ انہوں نے لکھا کہ ایک یہاں چھوٹا سا مکان، کوٹھی نما، فلیٹ نہیں۔ (میرا خیال ہے بمشکل ایک کنال رقبہ ہوگا شاید ایک کنال زمین بھی نہ ہو لیکن ہے کوٹھی نما) وہ مل رہا ہے کم و بیش ستّر ہزار کینیڈین ڈالر کا۔ کچھ رقم ہمارے پاس ہے۔ کچھ جماعت دے دے تو ہم یہ خرید لیں۔ بچوں کی تربیت نہیں ہوتی۔ اگر مرکز نہ ہو اور نمازیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ اور بہت سارے کام جو جماعت نے کرنے ہوتے ہیں، تربیتی لیکچر کرنے ہوتے ہیں وہ نہیں ہوسکتے اور ہماری ضرورت کے لئے پوری ہے یہ جگہ۔ تھیر معاونوں کے ساتھ ان کو اجازت دیدی۔ اور کچھ پتہ نہیں تھا، نہ مجھے نہ کسی اور کو کہ اللہ تعالیٰ نے

عظیم انعام کرنے کی تدبیر

اور منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے خرید لیا۔ پچھلے سال جب میں گیا ہوں کیلگری پہلی دفعہ تو وہ مسجد بھی دیکھی، مشن ہاؤس دیکھا۔ ظہر اور عصر کی نمازیں بھی وہاں پڑھیں۔ چھوٹی سی ایک جگہ تھی مجھے کہنے لگے کہ یہ ہے ریذیڈنشل ایریا (RESIDENTIAL AREA) آپ دعا کریں اگر یہ کمرشل ایریا بن جائے تو اس کی ایک دن میں قیمت بڑھتی ہے۔ وہ بھی دعا کر رہے تھے، میں نے بھی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی دعاؤں کو سنا۔ اور کمرشل ایریا بن گیا۔ چند ہفتے ہوئے مجھے خط ملا اُن کا کہ کیلگری سے سات آٹھ کلومیٹر دُور ایک جگہ مل رہی ہے

چالیس ایکڑ زمین

ایک کنال کے مقابلے میں۔ یعنی چالیس کو آٹھ کے ساتھ ضرب دیں تو ۳۲۰ ہوگئے نا اس نسبت سے اللہ تعالیٰ کا فضل۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ وہاں جو مکان ہے وہ اتنا بڑا ہے کہ آپ اگر آئیں پھر اور ضرور آئیں تو سارا قافلہ آپ کا اور ہم لوگ بھی وہاں سما سکتے ہیں۔ اور قیمت اس کی ہے تین لاکھ اور پچاس ہزار (ڈالر) اور قیمتیں کی ہیں اس وقت کوئی مشکل نہیں۔ کیونکہ جو مکان ہم نے کم و بیش ستّر ہزار کینیڈین ڈالر کا خریدا تھا اس کی آفر (OFFER) ہے چار لاکھ بیس ہزار یعنی پورے ستّر ہزار کے فرق کے ساتھ۔ تو میں نے سوچا اور دل میں کہا یہ تو

خدا نے عجیب شان کا اظہار کیا

مجھے تو ایسے لگا کہ خدا نے کہا یہ پکڑو اپنے پیسے ستّر ہزار اور یہ جو نیا مکان تین لاکھ پچاس ہزار کا دے رہا ہوں اس میں ایک دھیلہ تمہارا نہیں۔ میرے فضلوں نے سب رقم ادا کی ہے۔ اس طرح فضل کرنے والا ہے ہمارا خدا۔ تو وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق آیت ۴)

یہاں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ صبر کرو۔ استقامت کے ساتھ۔ مضبوطی کے ساتھ۔ وفا کے ساتھ۔ جاں نثاری کے ساتھ۔ قرآن کریم کی شریعت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو پکڑو۔ اور

آپؐ کے اُسوہ پر چلو

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ایسے لوگ خدا تعالیٰ پر کامل توکّل، صحیح توکّل، پورا توکّل کرنے کے بعد ہی صبر کرسکتے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر چیز چھوڑ دیں خدا کے لئے۔ صبر نہیں کرسکتے جب تک ہر چیز خدا سے پانے اور اس کی بشارتیں اپنی زندگی میں پورا ہونے پر کامل یقین نہ رکھیں۔

اس مضمون کے لحاظ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ترجمہ اپنی تفسیر میں یہ کیا ہے۔ "جو ظلموں کا نشانہ بن کر بھی ثابت قدم رہے"۔ ہجرت میں آگیا تھا نا ظلم! شہر چھوڑا، خاندان چھوڑا، اموال چھوڑے۔ حویلیاں چھوڑیں۔ چھوڑ ہی دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر جو کیا

آپ کی عظمتوں کا وہ نشان ہے

اور جو فتح مکہ کے روز کیا، عظمتوں کا وہ نشان بڑا ہی بلند ہوگیا۔ ایک لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (یوسف آیت: ۹۳) کہ تم سب کو میں نے معاف کر دیا۔ دعا کرتا ہوں اللہ بھی تمہیں معاف کردے۔ اور دوسرے وہ مہاجر جن کی بڑی بڑی حویلیاں شاید ان میں اتنی بڑی بھی ہوں گی جو یہاں بھی ملنی مشکل ہیں۔ پرانے طرز کی بڑی مضبوط بنی ہوئی حویلیاں تھیں۔ بڑے رئیس تھے۔ رؤسائے مکہ بڑے امیر تھے۔ ان میں سے جو مسلمان ہوئے سب کچھ چھوڑ کے مدینہ آئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سوچا ہوگا کہ اگر میں نے ذرا سا بھی یہ اشارہ کیا کہ اب تم سب کچھ واپس لے سکتے ہو تو یہاں تو بڑا فساد پیدا ہو جائے گا۔ آپؐ نے کہا میں جا رہا ہوں واپس مدینہ اس میں

ایک اور بھی حکمت ہے

اور وہ یہ کہ جس دن حویلیاں چھوڑ کے مدینہ چلے گئے تھے، کوئی کہہ سکتا تھا مجبوری تھی اور کیا کرتے۔ جس دن رہ سکتے تھے وہاں، نہیں رہائش اختیار کی اور چھوڑ کے چلے گئے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کوئی مجبوری تھی۔ خدا کے لئے چھوڑ دیا تھا، پھر واپس نہیں لیا۔ ساری جائیدادیں وہیں چھوڑ کے، مہاجرین کوٹ کے واپس چلے گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ کی دراصل وہ تشریح ہے۔ کچھ آیتیں بیچ میں مضمون کی اور حصے تھے، وہ میں نے چھوڑ دیئے ہیں)

أَفَأَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ۔

انہوں نے خدا تعالیٰ پر توکّل کیا ہے۔ خدا کہتا ہے یہ میرے پر توکّل کرکے میری ہر بات مان رہے ہیں۔ میرے لئے

اپنی ہر چیز قربان کر رہے ہیں

پھر کیا جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف تدبیریں کرتے چلے آرہے ہیں، انہیں امن کی گارنٹی کس نے دی ہے کہ اللہ انہیں اس ملک میں ہی ذلیل نہیں کرے گا اور رسوا نہیں کرے گا اور جس عذاب کا اُن سے وعدہ کیا گیا تھا وہ عذاب ان پر نہیں آئے گا۔ سب کچھ ہوگیا۔

جس دن آپؐ نے یہ کہا کہ تمہارے جن گھروں کے مکینوں نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہمارے گھروں سے نکالا تھا۔ ان مکانوں کو میں کہتا ہوں جو تمہارے اندر چلے جائیں گے وہ امن میں آجائیں گے۔ میں نے بتایا نا وہ دن بڑی عظمتوں کے

بڑی رفعتوں کے اظہار کا دن

تھا۔ ہم سب کو عقل دی ہے۔ سوچنا چاہیئے یہ اعلان کس قدر عظیم ہے۔ آپؐ نے کہا، جس گھر کے مکین نے مجھے مکّہ سے نکالا تھا اس گھر کو میں یہ عظمت دیتا ہوں کہ اس گھر میں تم چلے جاؤ گے تو وہ گھر تمہیں پناہ دے گا۔ یہ اعلان تھا کہ خانہ کعبہ کے گرد جو گھر بنائے گئے تھے وہ امن کے لئے بنائے گئے تھے۔ وہ لوگوں کے گھروں کو اُجاڑنے کے لئے تو نہیں بنائے گئے تھے۔ اور اس لئے یہ اعلان کر دیا۔ اور وہ عذاب اُن پر آگیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ کہ وہ دوڑے پھرتے ہیں۔ یہ جو جنگِ احزاب ہوئی، یہ سفروں کے نتیجے میں ہوئی۔ رؤسائے مکہ دوڑے پھرتے تھے رؤسائے مکّہ کو اکٹھا کرنے کے لئے۔ تاکہ مٹا دیا جائے اسلام کو۔

اعلان کیا اللہ تعالیٰ نے

کہ یہ تو درست ہے کہ تم بڑے انہماک کے ساتھ، بڑے پیسے خرچ کرکے، اپنا آرام کھو کے سعی میں، کوشش میں اور دَوڑ میں لگے ہوئے ہو۔ کہ کسی طرح اسلام کو مٹایا جائے۔ تمہیں کس نے یہ امان دی ہے کہ ان سفروں میں تمہیں تباہ نہ کر دیا جائے گا۔ میں نے بتایا نا بڑی دوڑ دھوپ کے بعد جنگِ احزاب کے حالات پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا یہ نشان (آیت) ظاہر ہوا: سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (القمر آیت: ۴۶) سارے

اکٹھے ہو کر آئے تھے تباہ کرنے کے لئے، تباہ و برباد ہو کر چلے گئے وہاں سے۔ اور انسان کے ہاتھ سے نہیں فرشتوں کے ہاتھ سے۔ تو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَوْ یَاْخُذَھُمْ فِیْ تَقَلُّبِھِمْ فَمَا ھُمْ بِمُعْجِزِیْنَ۔ تم اللہ تعالیٰ کو ناکام نہیں کرسکتے اس کے منصوبے میں۔

اَوْ یَاْخُذَھُمْ عَلٰی تَخَوُّفٍ

پنجابی میں کہتے ہیں بھورنا۔ عَلٰی تَخَوُّفٍ کے بھی یہی معنی ہیں۔ یا وہ انہیں آہستہ آہستہ گھٹا کر ہلاک کردے۔ یہ دونوں طرح ہوتا ہے۔ یا آگے نسل کم ہو جائے۔ یا نسل مسلمان ہو جائے، ایک ایک کرکے۔ وہ لوگ جن کے سپرد اسلام کو مٹانے کے لئے باہر نکلتے تھے۔ ان میں سے خالد بھی نکلا مگر اسلام کو مٹانے کے لئے نہیں

اسلام کا جرنیل بننے کے لئے

تو آہستہ آہستہ، آہستہ آہستہ، بھور بھور کے، ان کی طاقت کو خدا کم کرتا چلا گیا۔ اور اسلام کی طاقت اللہ بڑھاتا چلا گیا۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا ط اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ (الانبیاء آیت: ۴۵)

ہم اُن کے ملک کی طرف بڑھ رہے ہیں اور کناروں کی طرف سے اس کو چھوٹا کرتے جا رہے ہیں۔ وہ اپنی تدبیریں کامیاب کیسے ہوں گے۔ ہر دو کو اکٹھا کرکے ایک گلدستہ جس طرح بن جاتا ہے، بہت خوبصورت کہ:
اَوْ یَاْخُذَھُمْ عَلٰی تَخَوُّفٍ یا وہ انہیں آہستہ آہستہ گھٹا کر ہلاک کرے۔ اور یہ سارا کچھ کیوں کرے؟ اس لئے کہ جو تمہارا رب ہے۔ وہ مومنوں پر بہت ہی شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے جن مومنوں نے خدا تعالیٰ پر توکل کیا ان کے ساتھ یہ اس کا سلوک ہے۔ اور وہ رب ہے ربوبیت کرتا ہے۔ اور

ربوبیت کے لئے دو چیزوں کی ضرورت

تھی۔ اس کی شفقت کی اور اس کے رحم کی۔ تم نے دیکھا نہیں؟ کن عظیم مظاہروں کے ساتھ اس نے اپنی شفقت کا، اپنے پیار کا بھی اظہار کیا اور اپنی رحمتوں کی بارش بھی کی مسلمانوں پر۔

یہ اُمتِ مسلمہ کے ساتھ پیشگوئیاں لگی ہوئی ہیں ساری۔ چودہ سو سال سے یہ ہوتا چلا آیا ہے۔ یعنی انتہائی ایذا رسانی کی کوشش، ہجرت اور مجاہدہ جس میں کیا جائے، وہ حالات پیدا کئے جاتے رہے۔ اور صبر کا مطالبہ اور کامل توکل کا اظہار اور انعاموں کی بارش۔ چودہ سو سال کی تاریخ ہماری بھری ہوئی ہے اس سے۔ اور چونکہ آج اسلام کو تمام ادیان پر اپنے دلائل اور نشانات کے ساتھ

غالب کر دینے کا منصوبہ

اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس لئے جماعتِ احمدیہ سے وہ عاجزانہ راہوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ ہجرت کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہجرت بھی ہوئی ایک، قادیان سے، لیکن جو ہر وقت ہمارے ساتھ مطالبے چپٹے ہوئے ہیں یعنی ہجرت کے تین پہلو۔ شہواتِ نفسانی ترک کردو۔ اچھے اخلاق ہوں۔ گناہوں سے بچو۔ پھر مجاہدہ کے معنی ہیں تین۔ وہ تو میں نے اس اپنے مضمون میں نہیں لئے۔ اور پھر بنیادی چیز کہ صبر اور توکل۔ ہم کہا کرتے ہیں خدا میں فنا ہو جاؤ۔ یعنی اپنی زندگی اس کے حضور پیش کردو۔

اسی کا نام صبر ہے

یعنی ہر چیز اُس کے حضور پیش کر دی۔

وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ۔ یہ توکل ہے وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا اب یہ صرف جماعتِ احمدیہ کو (ویسے چودہ سو سال سے یہ چلا آرہا ہے قصہ)

مخاطب کر رہا ہوں۔ کوئی بانوے ۹۲، ترانوے ۹۳ سال ہوگئے۔ ایک دن بھی تو ایسا نہیں جو یہ گواہی دے کہ جماعت کا جو مضبوط حصہ ہے (دوسرا حصہ بھی ساتھ رہتا ہے اس کی فکر نہیں کرنی چاہیئے، اللہ تعالیٰ اُن کی اصلاح کر دیتا ہے یا مٹا دیتا ہے) انہوں نے

اپنے خدا سے صبر کا رشتہ

جو ہے وہ قطع کیا ہو نہیں۔ صبر، ثبات، حسن عمل ہے۔ اور ایک دن بھی ایسا نہیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کے وعدوں کی روشنی میں اس کے انعامات نہ پائے ہوں۔

ابھی خدام الاحمدیہ نے ایک سکیم بنائی۔ نوجوانوں کی خواہش تھی۔ میں نے ان کو اجازت دے دی کہ دو مسجدوں کے لئے یورپ اور امریکہ اور کینیڈا سے چندہ جمع کرو۔ وہاں خدا تعالیٰ نے بیسیوں اپنے پیار کے اور شفقت کے اور محبت کے مظاہرے دکھائے۔ انگلستان کا ایک نوجوان تھا۔ اس نے خود مجھے خط لکھا ہے (ساری تفصیل نہیں لکھی۔ بعض حصے لکھے، وہ شرما گیا ہے، لکھتے ہوئے) کہ جب یہ تحریک ہوئی تو مجھے بھی خیال پیدا ہوا کہ میں دوں۔ میں نے

پانچ سو پچاس ۵۵۰ پونڈ کا وعدہ

کر دیا۔ اور تھے میرے پاس صرف پانچ پونڈ۔ پھر مجھے خیال آیا کہ صرف وعدہ تو ٹھیک نہیں ہے۔ میں نے اپنے بنک سے بات کی کہ مجھے اوور ڈرا (OVER-DRAW) دو تم پانچ سو پچاس پونڈ، تو میں چندہ دے دوں۔ وہ میں نے قرض لے لئے۔ کہتا ہے ایک ہفتے کے اندر اندر قرض کے اتر جانے کے سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیئے۔ لیکن کیسے پیدا کئے؟ اس شخص نے نہیں بتایا شرم کے مارے۔ لیکن کسی اور سورس (SOURCE) نے مجھے بتایا کہ ابھی ہفتہ ہی گزرا تھا اس قرض پر کہ اسی بنک نے جہاں اس کا اکاؤنٹ تھا اُس کو پانچ سو پچاس پونڈ کا چیک بھیجا، اس نوٹ کے ساتھ کہ پچھلے سال ہم نے جو تمہارا انکم ٹیکس کاٹا تھا، غلطی سے پانچ سو پچاس پونڈ زیادہ کاٹ لئے۔ اب ہم نے چیک کیا ہے اور وہ تمہیں چیک بھیج رہے ہیں۔ یعنی جو رقم اس نے دی تھی وہ ایک ہفتے میں خدا تعالیٰ نے اس کو واپس کر دی۔

جب تک آپ

انتہائی قربانی

دے کر خدا تعالیٰ کے انتہائی پیار کو حاصل نہیں کر لیتے اُس وقت تک آپ اس قابل بھی نہیں ہوتے کہ وہ قربانیاں اس کے حضور پیش کریں جو کل، جو پرسوں، جو آنے والا سال، اس سے اگلا آنے والا سال آپ سے مطالبہ کرے گا ـــــ اس واسطے میری مانو۔ خدا کے لئے میری مانو اور اس کے دامن سے چمٹ جاؤ اور اسے بالکل نہ چھوڑو۔ اور کامل توکل اس پہ کرو۔ وہ کبھی ایسے آدمی سے بے وفائی نہیں کرے گا۔ بے وفا انسان ہی بن جاتا ہے۔ خدا بے وفائی نہیں کرتا۔ اس نے اعلان کیا ہے قرآن کریم میں کہ جو میں عہد کرتا ہوں اسے پورا کرتا ہوں۔ اور وہ طاقت رکھتا ہے پورا کرنے کی۔ یہ نہیں ہے کہ بوڑھا ہونے کا خطرہ، کمزور ہونے کا خطرہ، دشمن سے مغلوب ہو جانے کا خطرہ ہو۔ اس کی تمام طاقتیں اپنی پوری قوت کے ساتھ اور پورے نور کے ساتھ اور پورے حسن کے ساتھ ہمیشہ قائم رہیں اور قائم رہیں گی ٭

(منقول از الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۸۲ء)

درخواست دعا:۔ مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی کی والدہ محترمہ پر مورخہ ۲۸ کو ہائی بلڈ پریشر کا شدید حملہ ہوا نتیجۃً ناک کی ایک رگ پھٹ گئی اور کافی خون نکل گیا۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بزرگوں کی کامل صحت و شفا یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے ٭ (ادارہ)

ردِّ کفارہ

از مکرم سیّد عبد العزیز صاحب نیو جرسی - امریکہ

عیسائیت کا عقیدہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے گناہ کیا۔ اور پھر اُس گناہ کی وجہ سے سارے انسان گنہگار ٹھہرے۔ اِس گناہ سے سارے اِنسانوں کو نجات یسُوع کی وجہ سے ملی۔ وہ اِس طرح سے کہ اُس نے صلیب پر جان دے کر سب لوگوں کو گناہ سے نجات دِلوائی۔

حقیقت یہ ہے کہ یسوع نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ اناجیل میں ایسے دعویٰ کا ذکر موجود نہیں۔ نہ ہی عہد نامہ قدیم میں کسی ایسے گناہ کا ذکر ہے جس کی وجہ سے ساری مخلوق یسوع کی آمد تک یعنی آدم علیہ السلام سے چار ہزار سال بعد تک اس گناہ کی وجہ سے لعنتی ٹھہرائی گئی۔ وہ لوگ جن کو ایسے گناہ کا علم تک نہ تھا اور وہ لوگ جو نیکی اور بدی میں تمیز نہ کر سکتے تھے وہ عیسائیت کی رُو سے سب لعنتی ٹھہرے۔

پولوس

متذکرہ عقیدہ کا بانی پولوس تھا۔ یہ شخص بہت ظالم تھا۔ اس نے شروع شروع میں عیسائیوں کو بہت تکالیف پہنچائیں۔ اس کی یسوع سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ یہ یہودی تھا۔ بعد میں عیسائی ہو گیا۔ یہودی لٹریچر سے اچھی طرح واقف تھا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق یہ خیال رکھتا تھا کہ خدا تعالیٰ کو جھوٹی تعریف کر کے بھی خوش کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کی عظمت اور شان میں اسی طرح اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ گویا کہ وہ خدا کی اتنی حمد کر سکتا تھا جس کا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ مستحق نہ تھا۔ رومیوں باب ۳ آیت ۷ میں پولوس کا قول منقول ہے :-

"اگر میرے جھوٹ کے سبب سے خدا کی سچائی اُس کے جلال کے واسطے زیادہ ہوئی تو پھر کیوں گنہگار کی طرح مجھ پر حکم دیا جاتا ہے"۔

پولوس اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہودیوں میں یہودی بن جاتا اور غیر یہودیوں میں غیر یہودی۔ ایسا فعل اُس کے نزدیک جائز تھا۔ اِس سلسلہ میں ۱-کرنتھیوں باب ۹ آیت ۱۹ تا ۲۳ کی عبارت ملاحظہ کی جا سکتی ہے

"مَیں یہودیوں کے لئے یہودی بنا۔ ..... بے شرع لوگوں کے لئے بے شرع بنا...... "

پولوس نے تیسرے آسمان پر جانے کا بھی دعویٰ کیا۔ اس کے لئے ۲-کرنتھیوں باب ۱۲ آیت ۲ کا مطالعہ فرمائیں۔

"وہ یکایک تیسرے آسمان تک اُٹھا لیا گیا۔ نہ مجھے یہ معلوم کہ بدن سمیت نہ یہ معلوم کہ بغیر بدن کے"۔

یہ بتانے کے بعد کہ پولوس کیسی شخصیت کا مالک تھا اب اس کا وہ بیان نقل کیا جاتا ہے جس سے یہ ظاہر ہے کہ اُس کے نزدیک تمام لوگ گنہگار تھے۔ اس میں اسرائیل کے تمام انبیاء بھی شامل ہیں۔ اس میں حضرت نوحؑ اور ابراہیمؑ بھی شامل ہیں۔ اس میں حضرت موسیٰؑ بھی شامل ہیں۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔

پولوس کا قول رومیوں باب ۵ آیت ۱۲ تا ۱۸ میں یوں مذکور ہے :-

"پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گُناہ دُنیا میں آیا اور گُناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی۔ اس لئے کہ سب نے گُناہ کیا"۔

"غرض جیسا ایک قصُور کے سبب سے وہ فیصلہ ہُوا جس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا ویسا ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے راستباز ٹھہر کر زندگی پائیں"۔

اُردو متن میں ترجمہ کرتے وقت ابہام پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر قارئین انگریزی متن کنگ جیمز کی بائیبل کا مطالعہ فرمائیں تو بات زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

مشرُوط نجات

عیسائی حضرات جس نجات کا سب آدمیوں کے لئے دعویٰ کرتے ہیں حقیقت میں وہ نجات بہت ہی محدود لوگوں کے لئے تھی۔ اور وہ بھی کئی شرائط کے ساتھ مشرُوط تھی۔ نجات صرف ان یہودیوں کے لئے تھی جو یسوُع پر ایمان لائے اور پہلے گناہوں سے توبہ کی۔ یوحنا باب ۴ آیت ۲۲ میں لکھا ہے :-

"کیونکہ نجات یہودیوں میں سے ہے"۔

انگریزی متن یوں ہے :-

"SALVATION IS OF THE JEWS".

متی باب ۱۸ آیت ۱۱ میں نجات کے متعلق یوں لکھا ہے :-

"کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے"۔

یعنی یسوع گمشدہ کی نجات کے لئے آیا تھا۔ گم شدہ یہودی تھے نہ کہ ساری دُنیا۔ کھوئے ہوئے کون تھے اس کے متعلق متی باب ۱۵ آیت ۲۴ میں لکھا ہے کہ :-

"مَیں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔

پس کھوئے ہوئے اسرائیلی تھے جن کی نجات کے لئے یسوع آیا۔

کھوئے ہوئے کون تھے اس کے متعلق متی باب ۱۰ آیت ۵ اور ۶ کا مطالعہ فرمائیں۔ یسوع نے ۱۲ شاگردوں کو یہ ہدایت دی :-

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اِسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا"۔

پس یہ ثابت ہُوا کہ یسوُع یہودیوں کی نجات کے لئے آیا تھا۔

ایک اور ثبوت کہ یسوع یہودیوں کی نجات کے لئے آیا تھا رومیوں باب ۱۱ آیت ۲۶ اور ۲۷ سے ظاہر ہے :-

"اور اس صُورت سے تمام اسرائیل نجات پائے گا۔... اور بے دینی کو یعقوب سے دفع کرے گا۔ اور اُن کے ساتھ میرا یہ عہد ہو گا"۔

اِیمان کی شرط

یسوع کے ذریعہ سے نجات وہی لوگ حاصل کر سکتے تھے جو یہودی تھے اور آپ پر ایمان لائے تھے۔ اس بارہ میں مرقس باب ۱۶ آیت ۱۶ مطالعہ فرمائیں :-

"جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا"۔

اِسی ضمن میں یوحنا باب ۳ آیت ۳۶ ملاحظہ فرمائیں :-

"جو بیٹے (یسُوع) پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ لیکن جو بیٹے (یسوع) کی نہیں مانتا...... اُس پر خدا کا غضب رہتا ہے"۔

پس یسُوع پر ایمان لانا نجات کے لئے شرط تھا۔ اور نجات بطورِ عطیہ کے ہر شخص کے لئے نہ تھی۔ جیسا کہ پولوس نے دعویٰ کیا اور ہر عیسائی نے پولوس کے دعویٰ کو بغیر غور کرنے کے قبول کر لیا۔

توبہ کی شرط

یسوع کے ذریعہ نجات بطور انعام اور عطیّہ کے نہ دی گئی تھی۔ جیسا کہ پولوس کا خیال تھا۔ یہودی یسوع پر ایمان لا کر اور پھر گناہوں سے توبہ حاصل کر کے نجات کی اُمید رکھ سکتے تھے۔ اس لئے یسوع نے فرمایا جیسا کہ لوقا باب ۱۳ آیت ۳ میں منقول ہے :-

"مَیں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں بلکہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے"۔

پس یسوع کے فرمان کے مطابق یسوع کے ذریعہ نجات حاصل کرنے کے لئے توبہ کی شرط ضروری تھی۔ ہر آدمی نجات کا حقدار نہ تھا۔

پولوس کی تعلیم

یسُوع پولوس کا آقا تھا۔ ہلاکت سے بچنے کے لئے اُس نے توبہ کی تعلیم دی۔ لیکن یسُوع کی تعلیم کے برخلاف پولوس نے کہا کہ توبہ کی ضرورت نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں رومیوں باب ۱۱ آیت ۲۹ کنگ جیمز بائیبل :-

"FOR THE GIFTS AND CALLING OF GOD ARE WITHOUT REPENTANCE."

ترجمہ :- خدا کے عطیات اور بُلاوا بغیر توبہ کے حاصل ہو جاتے ہیں۔

پولوس یسُوع کی تعلیم کے خلاف تھا۔ اور توبہ کو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ضروری نہیں سمجھتا تھا۔ اُردو بائیبل سے مذکورہ بالا آیت نیچے نقل کر دیتا ہوں تاکہ یہ علم ہو جائے کہ اُردو ترجمہ کرتے وقت حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے :-

"اِس لئے کہ خُدا کی نعمتیں اور بُلاوا بے تبدیل ہے"۔

توبہ کے لفظ کو ترجمہ کرتے وقت

نظر انداز کر دیا گیا۔ یعنی معنوی تحریف سے کام لیا۔

عیسائی حضرات جواب دیں کہ یسوع کا فرمان توبہ کے متعلق درست ہے یا پولوس کا قول۔ ایک اور ثبوت کہ گناہ کو مٹانے کے لئے توبہ کرنا ضروری تھا۔ اعمال باب ۳ آیت ۱۹ میں لکھا ہے :-

"پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں"۔

گناہ کے مٹانے کے لئے توبہ کی شرط تھی نہ کہ یسوع کا صلیب پر جان دینے کا مزعومہ عقیدہ۔

پولوس کا یہ خیال غلط ہے کہ آدمؑ کی وجہ سے سب گنہگار ٹھہرے۔ اور یسوع کی وجہ سے سب نے زندگی پائی۔ جیسا کہ اس کا بیان ا۔کرنتھیوں باب ۱۵ آیت ۲۲ میں مذکور ہے :-

"اور جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زندہ کئے جائیں گے"۔

پولوس کے خیال کے مطابق آدم کی وجہ سے سب لعنتی ٹھہرے۔ اور مسیح کی وجہ سے اُس لعنت سے سب بچائے گئے۔ اوّل تو یہ مفروضہ غلط ہے کہ آدمؑ کی وجہ سے سب گنہگار اور لعنتی ٹھہرے۔ دوّم: اگر یہ مفروضہ ایک لمحہ کے لئے تسلیم کر لیا جائے تب بھی پیدائش باب ۸ آیت ۲۱ کے مطابق حضرت نوحؑ کے طوفان کے بعد کسی لعنت نے دُنیا میں باقی نہ رہنا تھا۔ آیت مذکورہ ملاحظہ فرمائیں :-

"خداوند نے اپنے دِل میں کہا کہ انسان کے سبب سے میں پھر کبھی لعنت نہیں بھیجوں گا"۔

اگر کوئی لعنت آدمؑ کی وجہ سے دُنیا میں پیدا ہوئی تھی تو اُس کا زمانہ اور اثر حضرت نوحؑ کے طوفان کے بعد ختم ہو گیا تھا۔

اصل وجہ

اصل وجہ سب آدمیوں کو گنہگار ٹھہرانے کی وہ نہیں ہے جو پولوس نے بیان کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب پولوس نے مسیح کو صلیب پر لٹکائے جانے کی وجہ سے لعنتی ٹھہرایا۔ تب اُس کو فکر لاحق ہوا کہ اس لعنت کی وجہ سے یسوع کو کوئی قبول نہ کرے گا۔ اور دینِ نصاریٰ کو پھیلانے کے لئے یہ عقیدہ ایک بڑی روک بن جائے گا۔ تو اس مشکل کا حل اس کے پراگندہ ذہن نے آدمؑ کی وجہ سے تمام آدمیوں کو گنہگار ٹھہرانے میں پایا۔ یسوعؑ نے، نہ کسی پہلے نبی نے ایسی بات بتائی کہ آدمؑ کی وجہ سے سب آدمی لعنتی ٹھہرے۔ یسوع پاکباز تھا۔ خدا کا پیارا تھا اِس لئے ہم اس دعویٰ کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ یسوع لعنتی بنا تھا۔ جیسا کہ گلتیوں باب ۳۔ آیت ۱۳ میں مذکور ہے :-

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"۔

پس ان حقائق کی روشنی میں کفارہ کا عقیدہ محض پولوس کے دماغ کی اختراع سے بڑھ کر کچھ نہیں جو عقل اور نقل دونوں لحاظ سے درست نہیں —!!

قادیان میں جلسۂ یومِ خلافت — بقیّہ صفحہ اوّل

مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ خلافتِ راشدہ کی برکات کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی توحید جماعتِ احمدیہ کے پاس ہے۔ جماعتِ احمدیہ ہی آنحضرت صلعم کے صحیح مقام کو دُنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی حقیقت کو بھی صرف جماعتِ احمدیہ ہی خلافتِ راشدہ کی برکات کے نتیجہ میں سمجھتی ہے۔ اور اس کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کر رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ آیت استخلاف کی رُو سے خلافت سے وابستگی بھی برکاتِ خلافت میں سے ہے۔ کیونکہ خوف کے بعد امن اور تمکینِ دین خلافت سے ہی ممکن ہے۔ مقرر موصوف نے ہماری ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافتِ راشدہ کے دورِ ثانی میں چونکہ اسلام کا دائمی اور عالمگیر غلبہ مقدر ہے اس لئے خلیفۂ وقت کے بابرکت وجود کے ساتھ ہماری گہری وابستگی بہت ضروری ہے۔ اسی طرح مقامِ خلافت کی عظمت وحفاظت، اندرونی و بیرونی حملوں کا دفاع۔ اور خلیفۂ وقت کے بابرکت ارشادات کو فوری طور پر عملی جامہ پہنانا بھی ہماری ذمّہ داریوں میں شامل ہے۔

اِس تقریر کے بعد عزیز ناصر علی عثمان نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر اُمورِ عامہ قادیان کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان

"اِسلامی تنظیم کے پانچ ارکان اور نظامِ خلافت"

تھا۔ فاضل مقرر نے اسلام کے پانچ ارکان کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ کلمۂ شہادت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بیت اللہ ایسے ارکان ہیں جو ایک مسلمان کے لئے لازمی اور ضروری ہیں۔ ان سے انسان کے دل و دماغ، عقائد، اور دینی و اخلاقی حالات کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور رُوحانی ترقیات کے دروازے کھلتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلامی نظام اور اسلامی تنظیم کے بھی پانچ ارکان ہیں۔ یعنی :-

(۱)۔ ایک واجب الاطاعت امام۔
(۲)۔ ان کا ایک فعّال رُوحانی مرکز۔
(۳)۔ قومی بیت المال۔
(۴)۔ اسلامی دارالقضاء — اور —
(۵)۔ جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ۔

جب تک مسلمانوں میں اِسلامی تنظیم کے یہ پانچوں ارکان موجود رہے اسلام ترقی کرتا رہا۔ مگر آج کے مسلمانوں میں یہ پانچوں خصوصیات مفقود ہیں۔ اسی لئے اس دَور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی داغ بیل ڈالی ہے۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ میں یہ پانچوں ارکانِ تنظیم قائم ہیں۔ اور یہ خلافت کی بہت بڑی برکت ہے۔ جس طرح مسلمانوں کی دینی و اخلاقی حالت بہتر بنانے کے لئے پانچ بنیادی ارکانِ اسلام ضروری ہیں اسی طرح اسلامی نظام کو دُنیا میں قائم رکھنے کے لئے یہ پانچ اسلامی تنظیم کے ارکان بھی ضروری ہیں۔

اِس تقریر کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ نے نظم پڑھی۔

بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حاضرین سے

اختتامی خطاب

فرمایا۔ آپ نے آج کے جلسہ کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو ہُوا۔ اور ۲۷ر مئی ۱۹۰۸ء کو حضور علیہ السلام کی وصیت کے مطابق جماعتِ احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام قائم ہُوا۔ آج اُسی تاریخی یاد کو تازہ کرنے کے لئے ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں۔ تاکہ نظامِ خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی جائے۔ محترم موصوف نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ سُورۃ نور میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا خدائی وعدہ ایمان، اعمالِ صالحہ اور خلیفۂ وقت کی مکمل اطاعت کے ساتھ مشروط ہے۔ پس جب تک جماعت ان شرائط کو پورا کرتی چلی جائے گی تب تک خدا تعالیٰ کی یہ گراں قدر نعمت بھی ان کو حاصل رہے گی۔ اِس لئے جہاں یہ فرمایا گیا ہے کہ خلافتِ راشدہ کا دُوسرا دَور تا قیامت قائم و جاری رہے گا، وہاں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ تمہیں اس نعمت کی قدر بھی کرنی ہوگی۔ اور یقین رکھنا ہوگا کہ جو اس نظام سے وابستہ رہے گا وہی نوازا جائے گا۔ اُسی کو خدمتِ اسلام کی توفیق ملے گی۔

آخر میں آپ نے خلافتِ اُولیٰ۔ خلافتِ ثانیہ اور خلافتِ ثالثہ کے موجودہ بابرکت دَور کی نمایاں برکات سے متعلق مختلف ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور افرادِ جماعت کو ان سے مستفیض ہوتے رہنے کی نصیحت فرمائی۔

پونے گیارہ بجے کے قریب آپ نے اجتماعی دُعا کروائی جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ نظامِ خلافت کے بابرکت دامن سے وابستہ رکھے۔ آمین ☆

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام

مسجد مُبارک میں تربیتی اجلاس کا انعقاد!

محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ مغربی افریقہ حال نائب وکیل التبشیر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ مع اہل و عیال زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے مورخہ ۱۸ر ہجرت (مئی) کو قادیان تشریف لائے۔ محترم موصوف نے لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی درخواست پر مورخہ ۲۰ر ہجرت (مئی) کو مسجد مبارک میں منعقدہ ایک خصوصی تربیتی اجلاس میں مقامی احباب و مستورات کو بصیرت افروز معلومات، افزا تربیتی خطاب فرمایا۔

یہ خصوصی اجلاس بعد نمازِ عشاء محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت منعقد ہُوا۔ اجلاس کی کارروائی عزیز تنویر احمد صاحب خادم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوتِ کلامِ پاک سے آغاز پذیر ہوئی۔ بعدہٗ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ زیبی قادیان نے حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد محترم مولانا صاحب موصوف نے تقریباً ۴۵ منٹ پر مشتمل اپنے خطاب میں میدانِ تبلیغ میں پیش آمدہ چند ایمان افروز واقعات و تجربات کی روشنی میں احمدی نوجوانوں کو بعض بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ محترم موصوف کا یہ دلچسپ اور بصیرت افروز خطاب انتہائی دلچسپی اور انہماک سے سُنا گیا۔ مستورات بھی پردہ کی رعایت سے مستفید ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ محترم موصوف کا دیارِ حبیب علیہ السلام میں آنا ہر جہت سے مبارک کرے اور نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے آمین (سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل)

قسط اوّل

موعود اقوامِ عالم کا ظہور

تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد برموقع جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۱ء

خدا تعالیٰ نے انسان کو جہاں ان گنت اور مختلف النوع نعمتوں سے نوازا۔ وہاں اُسے اشرف المخلوقات کا درجہ بھی عطا کیا ہے اور اس کی پیدائش کا بنیادی مقصد وما خلقت الجنّ والانس الا لیعبدون قرار دیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا عبد بن کر اس کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے اور جب انسان اپنی ان ساری نعمتوں سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی پیدائش کے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے تو اسفل المخلوقات میں اُس کا شمار ہوتا ہے یہ طبقہ جب اکثریت کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے منہ موڑ لیتا ہے تو روحانی لحاظ سے یہ زمانہ ظلمت اور تاریکی کا دَور کہلاتا ہے جب بھی دُنیا میں تاریکی کا دَور آیا خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر رحم کرتے ہوئے اپنے نبی رسُل۔ منی اور اوتار بھیجے تاکہ وہ پھر سے انہیں راہِ راست پہ لے آئے چنانچہ مذاہب عالم کی مقدس کتابیں یہ شہادت دیتی ہیں کہ دُنیا میں پھر سے ایک تاریکی کا زمانہ آنے والا تھا جس کی بابت پیشوایانِ مذاہب نے یہ خوشخبری دے دی تھی کہ اس وقت ایک اوتار اور مصلح ظاہر ہوگا۔ جو اس ظلمت کے دَور کو روشنی اور رُوحانیت میں تبدیل کر دے گا۔ اس مصلح کو اسلامی اصطلاح میں "موعود اقوام عالم" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جس کی آمد کی خوشخبری مذاہب عالم کی مقدس کتابوں اور رُوحانی بزرگانِ عالم کے ارشاداتِ زرّیں میں ہمیں ملتی ہے جو آج بھی دیکھی اور پڑھی جا سکتی ہے۔ میں اس وقت ہندو مذہب، عیسائیت، اسلام اور سکھ دھرم کی مقدس کتابوں میں سے وقت کی رعایت سے بعض پیشگوئیاں پیش کروں گا۔

ہندو دھرم

سناتن دھرم کی کتابوں میں چار یگوں کا ورنن ہوا ہے۔ ست یگ۔ تریتا یگ۔ دواپر یگ اور کل یگ ست یگ میں نیکی کا بول بالا ہوتا ہے اور تریتا یگ میں چوتھا حصہ نیکی کم ہو جاتی ہے اور دواپر یگ میں نصف حصہ نیکی ہوتی ہے اور نصف حصہ بُرائیوں میں اُلجھ کر رہ جاتا ہے اور جب چوتھا یگ یعنی کل یگ آتا ہے تو ادھرم بڑھ جاتا ہے اور دھرم کے چرنوں کا صرف چوتھا حصہ رہ جاتا ہے جو دھیرے دھیرے ختم ہو جاتا ہے اس یگ میں شودر اور داس پردھان پرجا ہوتی ہے اور یہ لوگ بُرے اخلاق والے بے رحم اور متکبر ہوتے ہیں شریمد بھگوت پران اسکندھ ۱۲ میں اس کی تفصیل دیکھی جا سکتی ہے جہاں مہابھارت میں کل یگ کے حالات اس طرح بیان ہوئے ہیں کہ:-

"کل یگ کے دَور میں

زبردست ہند ادھرم کی عملداری رہتی ہے۔ جھوٹ فریب ہنسا، آزار رسانی۔ غصہ۔ لالچ وغیرہ کا دَور دورہ رہتا ہے انسانی کو خراب اعمال سے رغبت اور نیک اعمال سے نفرت ہوتی ہے رجپ تپ۔ پوجا پاٹھ۔ برت ہون ایسے نیک کام برہما پور جکے ہوتے ہیں۔ کھانے کی چیزوں کا کوئی امتیاز نہیں رہتا......

... دولت ہی کی فکریں لوگ اندھے رہتے ہیں۔ شودروں کا عروج ہوتا ہے وہ دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ غلّہ بے مزہ اور پھل بدذائقہ ہو جاتے ہیں) کم عمر لڑکیاں صاحب اولاد ہوتی ہیں۔ ناخن اور بال بڑھا کر لوگ تپاتما بن جاتے ہیں۔ برہمچاری خوشحال مارتے ہیں۔ گوشت کھاتے ہیں شرابیں اُڑاتے ہیں۔ برہمن اور عالم رذیلوں سے فخر کے ساتھ دان لیتے ہیں ...... نیک لوگوں کو چین نہیں ملتا اُن کی زندگی کم ہو جاتی ہے اور پاپی بے فکری سے بہت دنوں تک زندہ رہتے ہیں۔ عورتوں کا چلن بگڑ جاتا ہے خاوندوں کے ہوتے ہوئے نوکروں کی طرف متوجہ ہوتی ہیں شراب خانے آباد اور عبادت خانے سنسان ہوتے ہیں"

اس جزو کا ہر لفظ اس دَور پر صادق آتا ہے ایسے ہی وقت اوتار کے آنے کی خوشخبری ان الفاظ میں دی گئی ہے۔

(ترجمہ) جب کبھی دھرم کا ناش ہونے لگتا ہے اور ادھرم کی زیادتی ہونے لگتی ہے تب میں اوتار لیا کرتا ہوں۔ نیکوں کی حفاظت اور گنہگاروں کی سرکوبی اور دھرم کو قائم کرنے کے لئے

(شریمد بھگوت گیتا فصل ۳ ادھیائے نمبر ۴)

شریمد بھگوت گیتا بارہواں اسکندھ ص ۶۲۳ میں اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ:-

"سو ہے راجہ! کلجگ کے اخیر میں بہت سے پاپ ہوتے رہیں گے تو نارائن جی خود دھرم کی رکشا کی خاطر سنبھل دیس میں کلنکی اوتار دھارن کریں گے"۔

عیسائی مذہب

عیسائی مذہب میں بھی آخری زمانہ کی زبوں حالی کا ذکر پایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ایک مصلح ربانی کی خوشخبری بھی دی گئی ہے چنانچہ حزقیل نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اُن کے لئے ایک چوپان مقرر کروں گا اور وہ ان کو چرائے گا اور وہی ان کا چوپان ہوگا اور میں خداوند ان کا خدا ہوں گا اور میرا بندہ داؤد ان کے درمیان سردار ہوگا مجھے خداوند نے یوں کہا ہے اور میں ان کے ساتھ صلح کا عہد باندھوں گا اور سارے بُرے درندے زمین سے نابود کر دوں گا اور وہ بیابان میں سلامتی سے رہا کریں گے اور جنگلوں میں رہیں گے۔ (حزقیل باب ۳۴ آیت نمبر ۲۰ تا ۲۶)

ملاکی نبی کی پیشگوئی یہی ہے کہ۔

"تم نے اپنی باتوں سے خداوند کو بیزار کر دیا ہے ...... دیکھو میں اپنے رسُول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کرے گا اور وہ خداوند جس کی تلاش میں ہو عہد کا رسُول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آئے گا دیکھو وہ یقیناً آئے گا ربّ الافواج فرماتا ہے"۔

(ملاکی نبی کی کتاب باب ۳/۱)

اور متی میں لکھا ہے کہ:-

"دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر نہ دیکھو گے جب تک کہو گے مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے"۔

مذہب اسلام

بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کا نقشہ منکشف فرمایا تھا ان میں سے صرف دو احادیث بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

بکی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اخبرنی جبرئیل انھم یظلمونہ بعدی ..... حتی تتغیرات البلاد وضعف العباد والناس من الفرج فعند ذالک یظھر القائم المھدی من ولدی بقوم یظھر اللہ الحق بھم۔

(ینابیع المودۃ جلد ۳ ص ۹۱ طبع ثانی)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم آبدیدہ ہو گئے اور ارشاد فرمایا کہ جبرئیل نے اطلاع دی ہے کہ لوگ میرے بعد آلِ محمد پر ظلم کریں گے ...... حتی کہ جب دنیا کے حالات بدل جائیں گے خدا کے بندے کمزوری کا شکار ہو کر مشکلات سے رہائی کے بارہ میں نا اُمید ہو جائیں گے تب میرا فرزند جلیل القائم المہدی ایسے لوگوں میں ظاہر ہوگا جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ حق کو غالب کرے گا۔

ویاتی علی امتی زمن لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ فحینئذ یاذن اللہ تبارک وتعالیٰ لہ بالخروج فیظھر اللہ الاسلام بہ ویجددہ

(ینابیع المودۃ جلد ۳)

ترجمہ۔ میری اُمّت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ مہدی معہود کو ظاہر ہونے کا ارشاد فرمائے گا۔ اور اس کے ذریعہ سے اسلام کو غلبہ بخشے گا اور وہ اس کی تجدید فرمائے گا۔

سکھ دھرم

سکھ دھرم کے بانی حضرت باباناک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ:۔

دھندوکار جو ورتسی نہ ہندو نہ مسلمان
رام رحیم نہ جان کس نہ کر سیکھ کلام
نہ گائتری نہ ترپن نہ فاتحہ نہ درود
نہ تیرتھ نہ دیہورا نہ دیوی کی پوج
گر سکھ کوئی نہ جان سی نہ کوئی پیر اپدیس
بید کتیب نہ جان سن نہ ودان نہ سیفت
روزہ بانگ نہ رت نیم نہ کو کڈھے حدیث
کوئی نہ کسی کی جان سن نہ کو کرے سلام
نانک شید وونداس کوئی مدھی جانی

بھائی اجنبیاں جدوں گورو اس دھرتی پر اوتنٹ ہو جاون گے تاں پیچھے سنسار وچ ایسی ورت جاوے گی کوئی کسی نوں جانے گا نہیں اتے دھندوکار ورت جاسی اجیہے من مکھ ہوں گے، جو کوئی نہ ہندو رہے گا نہ مسلمان رہے گا۔ نہ رام کو منن گے نہ رحیم کو منن گے نہ گائتری نہ ترپن اشنان دھرم نہ نیم ورت نہ تیرتھ نہ پوجا نہ دیوی نہ دیہورا نہ دھرم شالہ نہ سیفت نہ بانگ نہ نماز نہ فاتحہ نہ دعا سلام نہ کوئی کسے دھیاوے گا نہ دیوی کی پوجا سنسار کرے گا سب اکو ورن ہو جاون گے۔ اتے شبد گورو کا کوئی ورلا ہی جانے گا۔ اسی سمے جو کوئی کتے جا سکے پرمیشور دا نام لیوے گا، لس کو مارن گے ایسا ورتارا ورت جاوے گا دوہاں دھرادا ناس ہو جاوے گا، تاں اس سمے اک بھگت پیدا ہووے گا جو نیل بستر پہرے گا اتے اوہ نزا شبد پڑھیاں اچارے گا تاں اوسدے واسطے پرمیشور آپ اتاری ہوئے کہ بہایتا کرے گا"۔

(جنم ساکھی کلاں بھائی بالا صفحہ ۵۴۲)

اور فرمایا ہے

جے کو ست کہے سو چھیجے تب گرمت نہ ہوئی
جے کوناؤ لئے بدناوی کل کے لکھن ایہی

(گرو گرنتھ صاحب محلہ ۱ صفحہ ۹۰۲)

یعنی وہ زمانہ آتا ہے جب سچ بولنے والوں کو دنیا بدنام کرنے کی کوشش کرے گی اور اس کو طعنہ زنی کا نشانہ بنائے گی۔ اسی طرح دسم گرنتھ میں آتا ہے ؎

جب جب ہوت ارشٹ اپارا
تب تب دیہ دھرت اوتارا

یعنی جب دنیا میں پاپ پھیلتے ہیں اس وقت زمین پر اوتار آتے ہیں اور پہلے بھی ایسے زمانے میں ہی اوتار آتے رہے ہیں گوربانی میں ذکر ہے کہ ؎

سرب جگت جگ بھگت ادھارا

بیج رکھدا آیا رام راجے

اور گرؤں کا سلسلہ ہمیشہ قائم رہتا ہے جیسا کہ گرو گرنتھ صاحب میں آیا ہے کہ ؎

سو پیڑی گرو چلندی

الغرض تمام مذاہب نے اس زمانے میں پاپوں اور گناہوں کے بڑھ جانے کی جو خبر دی ہے اس کا آج ہر شخص عینی شاہد ہے۔ چنانچہ ملاپ کے ایڈیٹر لکھتے ہیں۔

"مجھے اس وقت چاروں طرف راکھشس پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لاکھوں برس پہلے جن راکھشسوں کو شری رام نے بھگا دیا تھا وہ آج اتنے بڑھ گئے ہیں کہ آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف وہی نظر آتے ہیں"۔

(ملاپ نومبر ۱۹۳۱ء)

اخبار پرتاپ کرشن نمبر ۲۰ر اگست ۱۹۲۷ء صفحہ ۷ میں یہی پکار کی گئی ہے کہ:۔

"ہے یوگی راج کیا آپ اس اقرار کو پورا نہ کرو گے؟ آریہ جاتی کی یہ شردھی جاتی رام کی نام لیوا ہے آپ کے نام کی مالا جپتی ہے .... اس لئے آؤ اور درشن دو۔ من موہن آؤ"۔

اخبار سدرشن چکر کا کرشن نمبر راولپنڈی ۱۱ر اگست ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۴ میں لکھا ہے۔

"آ گوپال ہمارے نہ سہی پران بے زبانوں کی آہ بھی آپ نہیں سنتے شاید بھارت سے اب آپ کو پریم نہیں اگر یہی بے اعتنائی تھی تو کہا کیوں تھا "یدا یدا ہی دھرمسیہ" کہ جب جب دھرم کا ناش ہوگا میں آؤں گا۔ یہ وعدہ خلافی تیری شان کے خلاف ہے ہزاروں برس سے ہم راہ دیکھ رہے ہیں ہر سال تیرا جنم دن مناتے ہیں اور اسی امید میں ہر سال لاکھوں بار دعائیں کرتے ہیں پھر کیا ہم مایوس ہی رہیں گے؟"

اور پھر عیسائی لوگ بھی آسمان کی طرف نگاہیں لگائے بیٹھے ہیں کہ مسیح آسمان سے زمین پر آئیں اور سابقہ پیشگوئیوں کے مطابق حساب دانوں نے ۱۸۶۸ء کا سن مقرر کیا تھا اور مسلمان امام مہدی کی آمد کے منتظر تھے چنانچہ اکثر شعراء اپنے منظوم کلام میں تحریر فرماتے رہے کہ ؎

اے جانشین حیدر کرار آئیے!
اے وارث دار حیدر کرار آئیے
دین خدا کے قافلہ سالار آئیے
دین نبی کے مونس و غمخوار آئیے
جو کہتے تھے کہ بہ خدمت عینی ہیں منتظر
اے کرملو میں عرش کے انوار آئیے
پھیلا ہوا ہے شرک ہیں ہر سو دو دود کی
پھیر ورنہ ستم ہیں یہ کفار آئیے
گھیرا ہوا ہے قدم کو فتنہ و فجور نے
مٹنے کو اب ہیں دین کے آثار آئیے
اب حد سے بڑھ گئی ہیں مظالم کی سختیاں
جتنا بھی جلد ہو سکے سرکار آئیے
اب انتظار کرتے ہوئے تھک گئے ہیں ہم
ڈھلنے لگا ہے سایۂ دیوار آئیے
اب آ بھی جائیے کہ اے منتظر امام
مدت سے منتظر ہیں عزادار آئیے
ارمان دید شوق زیارت لئے ہوئے
بیٹھے ہوئے ہیں طالب دیدار آئیے

(معارف اسلام صاحب زمان نمبر صفحہ ۳۶)

مختصر یہ کہ تمام مذاہب کی رو سے آج کا انتہائی خراب زمانہ آنے والا تھا جس میں ایک عظیم الشان موعود کا ظہور مقدر تھا۔ قرآن مجید احادیث نبویہ بزرگان امت اور دیگر علماء و محدثین نیز غیر مسلم اکابرین کے بیانات رؤیا و کشوف اور الہامات اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ آنے والا ایک ہے جس کے متعلق سے ہر مذہب نے نشاندہی کی ہے اور وہ سارے نشانات پورے بھی ہو چکے ہیں۔ ہر مذہب کی نشانیوں کے مطابق تیرھویں صدی اور چودھویں صدی کا شروع زمانہ ظہور موعود اقوام عالم کا بنتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے تمام انسانوں کی طرف اس عظیم الشان وجود کو بر وقت مبعوث فرمایا اور وہ ہیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آپ نے فرمایا

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

آپ فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یہ کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کے لحاظ سے وہی ہوں یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کیلئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود ہے"۔ (لیکچر سیالکوٹ) باقی

نمایاں کامیابی

عزیز جمیل احمد ناصر بی اے سلمہ متعلم شعبہ ابن مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے بفضلہ تعالیٰ ایل ایل بی کے تھرڈ سمسٹر میں $\frac{191}{300}$ نمبر حاصل کرکے حسب سابق امسال بھی پوری یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے الحمد للہ۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کی اس نمایاں کامیابی کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور فائنل امتحان میں مزید نمایاں کامیابی کے حصول کا پیش خیمہ بنائے آمین

ادارہ

درخواستِ دعا!

عزیز محمد سلطان مبارک سلمہ متعلم ٹی۔ ڈی۔ سی سال اوّل ایس پی کالج سرینگر ابن مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر ایم بی بی ایس کرنے کی خواہش رکھتے ہیں بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی اس دلی آرزو کی تکمیل اور صحت و عافیت کے لئے نیز مکرم مولوی صاحب موصوف کی بچیاں عزیزہ شیخ منورہ سلطانہ عزیزہ شیخ شاہدہ فرزانہ اور عزیزہ شیخ فہمیدہ اختر علی الترتیب آٹھویں۔ چوتھی اور پانچویں جماعت میں زیر تعلیم ہیں تینوں بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کیلئے دعا کی درخواست ہے (ادارہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

خلافت لائبریری ربوہ میں ٹیکسٹ بک سکیم کا بابرکت اجراء

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے طیب و شیریں ثمرات میں ایک اہم اور خوشکن اضافہ کے طور پر اس سکیم کے تعلیمی منصوبہ "ادائیگی حقوق طلباء" کے تحت خلافت لائبریری ربوہ میں ٹیکسٹ بک سکیم رائج کردی گئی ہے سرِ دست قریباً سوا لاکھ روپے مالیت کی ایک ہزار سے زائد کتب خریدی گئی ہیں جن سے طلباء و طالبات نے استفادہ شروع کر دیا ہے۔ فی الحال یہ سکیم پوسٹ گریجوایٹ اور پروفیشنل کورسز یعنی ایم ایس سی اور میڈیکل انجینئرنگ کے طلباء و طالبات کے لئے شروع کی گئی ہے اور اس میں جو کتب رکھی گئی ہیں وہ میڈیکل، انجینئرنگ، ایم ایس سی۔ فزکس کیمسٹری۔ جیالوجی۔ ریاضی۔ اکنامکس، بائنی زوالوجی، نفسیات، شماریات اور دیگر پروفیشنل کورسز مثلاً فارمیسی۔ کامرس اور لاء کے مضامین سے متعلق ہیں۔ اس وقت ضرورت کی وہ تمام کتب خرید لی گئی ہیں جو بازار میں میسّر تھیں اکثر کتب کے کئی کئی نسخے خرید لئے گئے ہیں اور جو کتب زیادہ نہیں خریدی جا سکیں ان کو ریفرنس سیکشن میں رکھ دیا گیا ہے اس کے علاوہ ہر کتاب کا ایک نسخہ ریفرنس سیکشن میں ضرور رکھا جاتا ہے تاکہ طلباء لائبریری میں آکر مطالعہ کر سکیں اس مقصد کے لئے لائبریری میں طلباء اور طالبات کے لئے دو ریڈنگ روم بنا دئے گئے ہیں۔

کینیا میں اکیس ۲۱ افراد کا قبولِ احمدیت

صوبہ نیانزا کے مبلغ مکرم حافظ محمد صدیق صاحب اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ کینیا کی جماعت کے ساتویں جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر ۸۱ء کے بعد امیر صاحب کینیا محترم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے گیارہ جماعتوں کا تربیتی دورہ کیا۔ اس سفر کے دوران ۲۱ افراد نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا فرمائے آمین

"آگاسٹ انشا" (نائیجیریا) میں جماعتِ احمدیہ کا قیام

مکرم جناب محمد اکرم صاحب مبلغ ایبے کوٹا ریجن پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج الارو اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ الارو سے چالیس میل کے فاصلہ پر واقع قصبہ آگاسٹ انشا میں بفضلہ تعالیٰ نئی احمدی جماعت قائم ہو گئی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ قبل ازیں وہاں صرف ایک احمدی دوست رہائش پذیر تھے۔ البتہ تبلیغ کا سلسلہ کافی دیر سے چل رہا تھا بالآخر چار دوستوں نے بیعت کے لئے آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے وہاں جلسہ کرنے کی درخواست کی چنانچہ ضروری کارروائی کرنے کے بعد جلسہ کا اعلان ریڈیو سے کر دیا گیا۔ مقامی جامع مسجد کے امام صاحب نے بھی انعقادِ جلسہ کی خبر سن کر خوشی کا اظہار کیا جلسہ میں تلاوت قرآن مجید کے بعد دو لیکچر دئے گئے جو بہت مؤثر ثابت ہوئے آخر میں محفلِ سوال و جواب منعقد ہوئی جس کے بعد چودہ افراد نے بیعت کی اور قریب کی جماعت ایکیہ کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ روزانہ کسی خادم کو نومبائعین کی تربیت کے لئے اس گاؤں میں بھیجا کریں اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے آمین۔

جماعتِ احمدیہ واشنگٹن کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

جماعت احمدیہ واشنگٹن ڈی۔ سی (امریکہ) کے زیر اہتمام مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو واشنگٹن کے ایک خوبصورت ہوٹل "ریاداں" میں خالص اسلامی روایات کے مطابق جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت نائیجیریا کے سفیر ہز ایکسی لینسی ما کی کورادی ایگی باڈ ٹال کر رہے تھے اس موقعہ پر جناب حسین عبد الغنی صاحب امریکہ کے مبلغ و مشنری انچارج محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب اور جناب سفیر

موصوف کے علاوہ مشہور امریکی مفکر پروفیسر اور مصنف جناب مائیکل ڈن نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ جناب مائیکل ڈن نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ سے تقریر کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ مغرب کے ایک مصنف نے ایک کتاب "دنیا کی سو سب سے بڑی ہستیاں" لکھی ہے جس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہلے نمبر پر رکھا ہے۔ اس سے یہ بات نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ مغرب کے مفکرین اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتے اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ان لوگوں کو اسلام سے روشناس کرایا جائے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی اور سیرت سے آگاہ کیا جائے۔

آخر میں سوال و جواب کے وقفہ میں حاضرین نے مختلف قسم کے سوال کئے جن کے تسلی بخش جواب دئے گئے۔

جماعتِ احمدیہ (گھانا) کی سالانہ کانفرنس

مکرم مولوی عبد الوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعتہائے احمدیہ گھانا (مغربی افریقہ) اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ پچھلے دنوں واواتعہ اپر ریجن آف گھانا کی سالانہ کانفرنس اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہو کر کامیابی سے ساتھ ختم پذیر ہوئی۔ اس میں جماعت کے ممبران کے علاوہ مرکزی حکومت کے ریجنل نمائندہ نے بھی خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کی طبی اور تعلیمی خدمات کو سراہا اس موقعہ پر جماعت نے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۲۷۰۰/- سیڈیز (مقامی سکہ) چندہ پیش کیا ریڈیو گھانا نے بھی کانفرنس کی روداد کو وسیع پیمانے پر نشر کیا

بریڈفورڈ کے تین ہوٹلوں میں قرآن عظیم کے ۱۴۵ نسخے رکھوائے گئے

برطانیہ میں جماعتِ احمدیہ کے مبلغ انچارج مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد فضل لنڈن نے حال ہی میں ملک کے شمالی علاقوں کے تبلیغی دورہ کے دوران بریڈ فورڈ کے تین ہوٹلوں کو قرآن کریم کے ایک سو پینتالیس نسخے پیش کئے الحمد للہ تینوں ہوٹلوں نارفولک گارڈن ہوٹل۔ وکٹوریہ ہوٹل اور مڈلینڈ ہوٹل کے مالکان نے یہ نسخے بصد شکریہ اور احترام کے ساتھ قبول کئے اور انہیں ہوٹلوں کے کمروں میں رکھنے کا وعدہ کیا قرآن کریم کے یہ نسخے مہیا کرنے کی سعادت مجلس خدام الاحمدیہ بریڈ فورڈ کو حاصل ہوئی۔ چند ماہ قبل اسی قیادت نے قرآن کریم کے ایک سو اڑتالیس نسخے بریڈفورڈ کے مختلف دوسرے ہوٹلز میں رکھوائے تھے اسی رپورٹ میں یہ بھی تحریر ہے کہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے مقامی ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے واضح فرمایا کہ امن عالم کی موجودہ صورتِ حال۔ نیک خواہشات، باہمی افہام و تفہیم اور پیار و محبت کی متقاضی ہے۔ مولانا صاحب کا یہ انٹرویو اور قرآن کریم پیش کرنے کی خبر مقامی ریڈیو پینین نے انگریزی اور اردو ہر دو زبانوں میں ایک ہی دن میں تین مرتبہ نشر کی۔

نائیجیریا میں ایک اور گاؤں احمدیت کے نور سے منور ہو گیا۔

احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج الارو کے پرنسپل مکرم ملک محمد اکرم صاحب رقمطراز ہیں کہ الارو سے ۲۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع گاؤں "ابوے یوسف" میں بفضلہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کا قیام ہو گیا ہے الحمد للہ واضح رہے کہ الارو میں مقیم ایک پرانے احمدی مبلغ محترم مولانا اسحاق خلیل صاحب آج سے پندرہ سال قبل ایک ٹوٹی ہوئی سائیکل پر یہاں پہنچے تھے اور انہوں نے اسی گاؤں میں احمدیت کا پیغام پہنچایا تھا اس کے بعد کئی جلسے ہوتے رہے۔ گزشتہ برس جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ الارو تشریف لائے تھے تو اس گاؤں کے امام مسجد بھی حصولِ برکت کے لئے حاضر تھے انہوں نے نہ صرف حضور کا نورانی چہرہ دیکھا بلکہ خطبہ جمعہ کے ارشادات سے بھی مستفید ہوئے اور مصافحہ کا شرف بھی حاصل کیا جس سے وہ بہت متأثر ہوئے ان کی تحریک پر سارے افراد بیعت کرنے پر آمادہ ہوئے۔ ان کی تحریک پر مورخہ ۱۸/۱۱/۸۱ کو وہاں پر جلسہ کیا گیا جس میں مکرم انس ایم اے سلمان صاحب اور خاکسار نے خطاب کیا بعدہٗ محفلِ سوال و جواب منعقد ہوئی ابھی یہ سلسلہ جاری ہی تھا کہ امام صاحب موصوف سٹیج پر تشریف لائے اور مائک سے یوں مخاطب ہوئے

کہ آپ جو چاہیں سوچیں اور جب چاہیں بیعت کریں میں نے ضرورت سے زیادہ تاخیر کردی ہے لہٰذا میں قبولِ احمدیت کا اعلان کرتا ہوں اس اعلان کے ساتھ ہی متعدد دوست سٹیج پر آئے اور احمدیت قبول کرنے کا اعلان کردیا اس موقعہ پر بیعت کرنے والوں کی تعداد بفضلہٖ تعالیٰ چودہ ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے آمین۔

موسیٰ بنی مائنز اور گرد و نواح میں تبلیغی جلسے

مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید موسیٰ بنی مائنز رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۹/۲/۸۲ کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی موسیٰ بنی مائنز میں آمد سے استفادہ کرتے ہوئے ملحقہ بستی "میول بیڑا" میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے "سیرت آنحضرت صلعم" کے زیرِ عنوان ایک مؤثر تقریر کی۔ مورخہ ۱۴/۲/۸۲ کو موسیٰ بنی مائنز سے ۵ میل دور واقع سوروہ مائنز میں مکرم مولوی عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید کی معیت میں ایک عیسائی پادری جو کئی سالوں سے مذہب اسلام ترک کرکے عیسائی ہو گئے ہیں، سے ملاقات کی گئی اور تبادلۂ خیالات کیا گیا۔ دورانِ گفتگو کفارہ کا مسئلہ زیرِ بحث آیا مگر پادری صاحب سے کوئی بات نہ بنی اور انہوں نے راہِ فرار اختیار کی۔ مورخہ ۲۵/۲/۸۲ کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم قادیان جاتے ہوئے جب موسیٰ بنی مائنز پہنچے تو اسی روز ایک تربیتی اجلاس موسیٰ بنی میں منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی صاحب موصوف نے خطاب کیا مورخہ ۲۷/۲/۸۲ کو سوروہ مائنز میں ایک اور جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں خاکسار شمس الحق خان خطاب کے ڈی سنگھ صاحب۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور جناب بنا نک صاحب نے تقاریر کیں یہ اجلاس قومی یکجہتی کے لئے اچھی کوشش تھی اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین

ہلدی پدا میں تبلیغی جلسہ اور پانچ افراد کا قبولِ احمدیت

مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب منور مبلغ سلسلہ بھدرک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۳۰/۱/۸۲ کو جماعتِ احمدیہ ہلدی پدا میں ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی زیرِ ہدایت تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں کیرنگ۔ بھدرک۔ بالاسور وغیرہ سے بہت سے احمدی اور غیر احمدی احباب شریک ہوئے جلسہ کی کارروائی مکرم عبد الرب صاحب آف بھدرک کی زیرِ صدارت شروع ہوئی تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم قاری غلام مصطفیٰ صاحب ہلدی پدا مکرم مولوی ہارون رشید صاحب بھدرک مکرم ایجاب الحق خان صاحب کیرنگ خاکسار شرافت احمد خان۔ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ اور صدرِ اجلاس نے تقاریر کیں اس جلسہ کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے پانچ افراد بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین اسی طرح مورخہ ۱/۵/۸۲ کو خاکسار کی زیرِ صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مصطفیٰ صاحب۔ حاتم خان صاحب اور مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں

مجلس خدام الاحمدیہ کرونا گیلی کے زیرِ اہتمام ایک روزہ سیمینار

مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ سلسلہ کرونا گیلی (کیرالہ) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۹/۴/۸۲ کو ٹاؤن کلب میں ایک روزہ کامیاب سیمینار منعقد ہوا جس کی پہلے سے خوب تشہیر کی گئی تھی۔ مجلس مذاکرہ دن کے تین بجے مکرم اے نسیم الدین صاحب (B.D.O) کی زیرِ صدارت شروع ہوئی مکرم ای محمد محی الدین صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد جماعتِ احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم ای طاہر صاحب نے مضمون پڑھا جس میں ہستی باری تعالیٰ کے عقلی اور نقلی دلائل پیش کئے گئے بعدہٗ یہاں کے ایک سیاستدان مسٹری A:P.KalakKad نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں مذہب کے خلاف ہوں ان کے اعتراضات کے جواب مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ نے دئے اس کے بعد دہریوں کے نمائندہ مسٹر ساجی اور مسٹر نامر نے تقاریر کیں اور مذہب کے خلاف بعض اعتراضات کئے۔ پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد مجلسِ مذاکرہ میں کئے گئے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے مکرم ایم شہید احمد صاحب وکیل کی زیرِ صدارت اجلاس ہوا۔ جس میں مکرم شہید احمد صاحب صدرِ مجلس نے ہستی باری تعالیٰ کے دلائل پیش کئے اس کے بعد دہریوں کے صدر مقلع پروفیسر مسٹر RAMANUJAN نے دہریت کے حق میں تقریر کی بعدہٗ پنڈت شستری PUTHUR DEEVAKAR نے دہریوں کو مذہب کا بغور مطالعہ کرنے کی دعوت دی آخر میں مکرم طاہر صاحب اور صدرِ مجلس نے جملہ اعتراضات کے تسلی بخش جواب دئے اور دنیا میں صرف [illegible] وہ احمدیت کے ذریعہ زندہ خدا اور زندہ اسلام کا مشاہدہ [illegible] سینکڑوں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے موجود تھے اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

چیتا پور (گلبرگہ) کا تبلیغی دورہ

مکرم ولی الدین خان صاحب سیکرٹری تعلیم جماعتِ احمدیہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۹/۵/۸۲ کو خاکسار ولی الدین خان مکرم مولوی عبد المومن صاحب اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیما پوری چیتا پور کے تبلیغی دورے پر روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر سنجیدہ طبع افراد کو سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا اور چند ایک کو تبلیغ بھی کی۔ جماعتِ اسلامی کے کچھ دوستوں کو بھی لٹریچر دیا اور عقائدِ احمدیت پر سنجیدگی سے غور کرنے کی دعوت دی۔ اس دورہ کے جملہ اخراجات مکرم زکریا صاحب انور اور مکرم رحمت اللہ صاحب غوری نے ادا فرمائے جزاھما اللہ تعالیٰ

بھدرواہ میں تربیتی اجلاس

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرواہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۶/۵/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس، مکرم عبد الغفار صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت منعقد ہوا جس میں خاکسار محمد یوسف انور۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی۔ مکرم عبد القیوم صاحب، مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب اور صدرِ مجلس نے تقاریر کیں اسی طرح مورخہ ۹/۵/۸۲ کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام ایک اجلاس میں مکرم محمد شریف صاحب قائد مجلس۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب۔ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب، نیز اور خاکسار محمد یوسف انور اور مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب نے تقاریر کیں اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

صدر صاحب مجلسِ انصار اللہ مرکزیہ کا کامیاب دورہ

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان رقمطراز ہیں کہ خاکسار نے مورخہ ۱۲/۳/۸۲ سے ۲۵/۳/۸۲ تک سلسلہ کے مختلف کاموں کی انجام دہی کی غرض سے مختلف جماعتوں کا دورہ کیا۔ دورہ کے دوران بھدرک کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے دیگر منتظمین کے ساتھ مل کر پوری کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی اور چھ احباب حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے۔ بعدہٗ کانپور اور موسیٰ بنی مائنز میں بھی کامیاب تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے اور مجلس انصار اللہ کے کاموں کا جائزہ لیا گیا بھدرک میں انصار اللہ کے اجتماع میں شرکت کی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع بہت کامیاب رہا یہاں سے فارغ ہونے کے بعد تارا پور کوڈالی۔ پنکال۔ بھدرک اور موسیٰ بنی مائنز کا دورہ کرتے ہر جگہ کامیاب تبلیغی و تربیتی جلسے منعقد کئے گئے اور مجلس کے کاموں کا جائزہ لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کے نیک اثرات مرتب کرے آمین۔

بھدرواہ میں احمدیہ مسلم مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرواہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۹/۴/۸۲ کو مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب اور مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب نے احمدیہ مسلم مشن ہاؤس کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا اس موقعہ پر خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی واضح رہے کہ یہ پلاٹ جہاں مشن ہاؤس تعمیر ہو رہا ہے مکرم محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی اور مکرم عبد الخالق صاحب منڈاشی نے جماعت کو دیا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ۔

سکندرآباد میں ایک خصوصی الوداعی تقریب

مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سکندرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۵/۹/۸۲ کو الہ دین بلڈنگ میں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں ایک تو مکرم محمد حنیف صاحب جو عرصہ قریباً نو سال سے جماعت سکندرآباد سے منسلک رہ کر مختلف النوع اہم خدمات بجا لاتے رہے ہیں کے اپنے وطن تامل ناڈو میں واپس جانے کے سلسلے میں الوداع کہنا اور دوسرے خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے اجتماع میں سکندرآباد کے خدام کی اچھی کارکردگی پر ان کی ہمت افزائی کرنا مقصود تھی چنانچہ سب سے پہلے تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم محمد حنیف صاحب کی گلپوشی کی گئی اس کے بعد نظم ہوئی بعدہٗ خاکسار بشیر الدین الہ دین، مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں آخر میں مکرم محمد حنیف صاحب اور اجتماع میں انعام حاصل کرنے والے مقامی خدام کو جماعت کی طرف سے تحائف پیش کئے گئے۔

درخواستہائے دعا

• مکرم سیٹھ عبد الغفور صاحب چنتہ کنٹہ دس روپے امانت بدر میں ادا کر کے بڑے بیٹے عزیز نعیم احمد کی امتحان بی کام میں اور چھوٹے بیٹے عزیز رفیق احمد کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے • مکرم عبد السمیع صاحب ابن مکرم عبد الحمید صاحب آزمتی درویش مرحوم مقیم ڈنمارک قریباً ایک سال سے تبخیر معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں ڈاکٹروں نے علاج کارگر نہ ہونے کی صورت میں آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ موصوف کی بنا آپریشن معجزانہ اور کامل صحت و شفایابی کے لئے • محترمہ زاہدہ بانو صاحبہ حیدرآباد مبلغ دس روپے امانت بدر میں ادا کر کے سفر انگلستان کے ہر جہت سے بابرکت ہونے نیز اپنے بچوں، نواسوں اور پوتے کی دینی و دنیوی ترقیات اور صحت و عافیت کے لئے • مکرم سید نصیر احمد صاحب بھونیشور اپنے بیٹے عزیز درویش احمد ... والدین اور خود کی صحت و شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے • مکرم محمد اسماعیل صاحب صدیقی کانپور مبلغ پچیس روپے مختلف مدات میں ادا کر کے اپنے بیٹے عزیز احمد ادریس صدیقی کی شادی کے بابرکت ہونے کے لئے • محترمہ ھیرہ بانو صاحبہ دختر مکرم خواجہ محمد سلطان صاحب مرحوم منور آباد سرینگر سید احمدیہ مسجد سرینگر کے لئے قرآن مجید کی ایک جلد بطور عطیہ دیتے ہوئے جملہ برادران و ہمشیرگان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے • مکرم ممتاز علی صاحب تبسیہ کلکتہ مبلغ پندرہ روپے امانت بدر میں ادا کر کے اپنی چھوٹی بچی کی کامل صحت و شفایابی اور تمام بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے • عزیز داؤد احمد الہ دین صاحب ابن مکرم یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد ساتویں جماعت میں کامیابی کی خوشی میں پانچ روپے مد شکرانہ فنڈ میں ادا کر کے اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے • مکرم سید شاہد احمد صاحب سونگھڑہ اپنے والد مکرم مولوی سید غلام احمد صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے • عزیز شیخ ہارون الرشید متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے بہنوئی مکرم عبد الجبار خان صاحب سونگھڑہ جنہیں پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے کی کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری نور احمد خان صاحب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور مورخہ ۲۵/۴/۸۲ کو بعارضہ قلب سلسلہ کی خدمت بجا لاتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ خادم دین مخلص، پیار کرنے والے ہر ایک کے دکھ درد میں شامل ہونے والے اور ... میں زندگی سلسلہ کیلئے وقف کرنے والے تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین
خاکسار: عبد المالک نمائندہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور

قادیانیت

• — جماعت احمدیہ کا مذہب اسلام اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

• — جماعت احمدیہ اسلام کو خدا تعالیٰ کا آخری دین تسلیم کرتی ہے اور خدا کے سوا اسلام پر کسی کی اجارہ داری کو ہرگز تسلیم نہیں کرتی۔

• — جماعت احمدیہ کے عقائد و مسلمات کے خلاف پاکستان ٹیلیویژن سے ۲۵ر اپریل کو جو مذاکرہ "قادیانیت" کے عنوان سے نشر کیا گیا وہ صریحاً ظلم، ناانصافی اور افسوسناک جانبداری کے علاوہ قطعاً بے بنیاد اور غلط خیالات کا مجموعہ تھا۔

• — جماعت احمدیہ کو شنوائی کی دعوت یا موقعہ دئے بغیر ایسے مذاکرہ کا نشر کرنا ٹی وی انتظامیہ کی کھلم کھلا جانبداری اور اپنے اختیارات کے قانونی و اخلاقی دائرہ سے تجاوز کی واضح مثال تھی۔

• — جماعت احمدیہ کو "قادیانیت" کا نام دے کر قرآنی ارشاد وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ کی صریحاً خلاف ورزی کی گئی جو ٹی وی ادارے کے لئے یہ انداز نامناسب تھا۔

• — شرکاء مذاکرہ کا یہ کہنا غلط اور بے دلیل ہے کہ اوائل میں مدعیان نبوت سے محض دعویٰ نبوت کی بنا پر مسلمانوں نے جنگیں کیں۔ اس کی تاریخ اسلام میں کوئی مثال ایک محض دعویٰ نبوت کی بنا پر جنگ کی گئی ؟

• — شرکاء مذاکرہ کا یہ کہنا غلط اور بے دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے معاً بعد سب سے پہلی جنگ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدعیٔ نبوت کے خلاف لڑی تھی۔ یہ تاریخ اسلام سے ناواقفی کی علامت ہے۔

• — شرکاء مذاکرہ کا یہ کہنا غلط اور بے دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو مجدد یا مصلح ماننے سے انسان غیر مسلم ہو جاتا ہے یہ نظریہ سواد اعظم اہلسنت و الجماعت کے تعامل اور عقیدہ کے بھی سراسر خلاف ہے اور امت مسلمہ کے متفقہ مسلک پر کھلا حملہ ہے کیونکہ کم از کم تیرہ صدیوں کے مجددین پر ایمان ساری امت لا چکی ہے۔

• — شرکاء مذاکرہ کا یہ تاثر دینا کہ انتہائی مضحکہ خیز ہے کہ غیر مسلم کی جان و مال اور آبرو کو نقصان پہنچانے والے کے خلاف اَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کا وعید نبوی صحابہؓ اور ابتدائی مسلمانوں نے نظر انداز کر دیا تھا اور غیر مسلموں کے خلاف جنگیں لڑتے رہے۔

• — شرکاء مذاکرہ کا ایک طرف احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر ان کی جان مال آبرو کی حفاظت کو اسلامی فریضہ قرار دینا اور عوام کو ارشاد نبوی انا حجیجہ یوم القیامۃ سنا کر احمدیوں کی حفاظت کی اپیل کرنا مگر دوسری طرف شرکاء مذاکرہ کا یہ کہنا کہ صحابہؓ نے ابتدائی مسلمانوں نے مدعیان نبوت کے خلاف جنگیں کیں دراصل صحابہؓ اور ابتدائی مسلمانوں کے پاک اور روشن کردار کو داغدار کرنے اور اپنے آپ کو ان سے افضل ظاہر کرنے کی کھلی جسارت ہے۔

• — ایک ایسا نزاعی اور اختلافی موضوع جو احمدیوں کی نمائندگی کے بغیر پاکستان کے چالیس لاکھ احمدی شہریوں کی حیثیت پر اثر انداز ہو سکتا ہے اس پر اظہار خیال کے لئے سربراہ اور وہ بھی وفاقی عدلیہ کے ایک رکن کا ٹی وی پر آنا عدلیہ کے معروف وقار اور غیر جانبدارانہ حیثیت کو مجروح کرتا ہے اور عدلیہ کی توہین کے مترادف ہے ٹی۔وی انتظامیہ کو بھی اس سے گریز کرنا چاہیئے تھا۔

• — جماعت احمدیہ کسی بھی علمی میدان میں اپنی نمائندگی کرنے کی بفضلہ تعالیٰ پوری صلاحیت رکھتی ہے اس لئے ٹی وی انتظامیہ اور شرکاء مذاکرہ اگر احمدیوں کو اول درجہ کے شہری قرار دینے میں سچے ہیں تو پھر جماعت احمدیہ کے لئے قومی نشریاتی اداروں میں نمائندگی کے مواقع کیوں نہیں ؟

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاک راہ احمد مختار ہیں

اشتہار منجانب :- سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی

منقول از روزنامہ "امن" کراچی ۱۴ر مئی ۱۹۸۲ء

رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگی میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اور ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں آمین۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھکر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے "فدیۃ الصیام" ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے پس ایسے احباب جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں آمین

قادیان میں رمضان المبارک گزارنے کے خواہشمند احباب

بفضلہ تعالیٰ امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ مورخہ ۲۳ر احسان جون ۱۳۶۱ہش ۱۹۸۲ء سے شروع ہو رہا ہے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے وہ احباب جو ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں گزارنے اور یہاں کے دینی و روحانی ماحول میں روزے رکھنے درس القرآن سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور اس وضاحت کے ساتھ جلد نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان میں بھجوا دیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے ان کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

مبلغین کرام کیلئے ضروری ہدایات

جملہ مبلغین کرام کی اطلاع وآگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ ۲۳ر احسان (جون) ۱۳۶۱ہش ۱۹۸۲ء سے شروع ہو رہا ہے اس لئے مبلغین کرام اس مہینہ میں دورے نہ کریں اور اپنی اپنی جماعتوں میں مقیم رہ کر درس وتدریس، تراویح، تہجد اور دیگر تربیتی پروگرام جاری رکھیں تاکہ جماعتیں رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ کی برکات سے پوری طرح فائدہ اُٹھائیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

اخلاص اور ایمان کا اظہار

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں لیکن یہ بھی تو ایسا ہی درست ہے کہ ان ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جاتے ضروری ہیں لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے تو آپ سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائے گی۔ مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے غیر مخلص تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اُسے کیا کرنا چاہیئے اور مخلص یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے اور کچھ میں اپنے اوپر خوشی سے وارد کر لیتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں تا اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں اور سلسلہ کے کام نہ رُکیں۔ آخر سلسلہ کا کام آپ نہ کریں گے تو کون کرے گا میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ اس قحط کے دنوں میں پہلے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں جو کچھ وہ کر سکتے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں۔ اخلاص اور ایمان کے طریقے سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو آمین"۔ (بدر ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

حضرت مصلح موعودؓ کا مندرجہ بالا ارشاد مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے مبارک ہیں وہ مخلصین جماعت جو اپنے مشکل حالات میں بھی اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بلند رکھتے ہیں اور اپنی آمد پر اپنے ذمہ لازمی چندوں (حصہ آمد چندہ عام۔ جلسہ سالانہ۔) کو باشرح سو فیصدی ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں انعامات اور برکات سے حصہ پاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مالی قربانی کا معیار

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان قرآن شریف میں موجود ہے کہ:-

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (قرآن حکیم)

تم نیکی کے اعلیٰ مقام ہرگز نہیں پا سکتے جب تک ان چیزوں کو خرچ نہ کرو جن سے تم محبت رکھتے ہو

پس ہر احمدی بھائی کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات باقاعدہ اور باشرح ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا وارث بننے کی کوشش کرے اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا کرے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۷/۴/۸۲ کو مسجد مبارک قادیان میں خاکسار کے بیٹے عزیز سید فضل منعم سلمہٗ کا نکاح عزیزہ امۃ العزیز راشدہ سلمہا بنت مکرم مولوی نور الدین صاحب ڈی۔ ایس۔ پی بھدرک کے ہمراہ مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین

خاکسار: سید فضل عمر مبلغ سلسلہ مقیم سونگھڑہ (اڑیسہ)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

THE JANTA PHONE 23-9302
CARD BOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"مَیں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی بوٹ ہاؤس } نمبر ۲-۵۰-۱۸ فلک نما حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا برورکس
۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23-5222 } ٹیلیفون نمبرز
23-1652 }
آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM
ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی
ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں!!
AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جٹس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے 'آٹو ونگس' کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۔ ۴۴۳۴۱۷

ارشادِ نبوی ؐ

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا ۔ سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا۔
(حدیث)

"دنیا میں بعض کام سفارش سے بھی چلتے ہیں اگر کسی مستحق کی سفارش کرنے سے اُسے فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ہرگز دریغ نہ کرنا چاہیے۔ بشرطیکہ کسی پر ظلم نہ ہو"

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-
"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔" (صحیح مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-
"اپنے اعمال سے ثابت کرو کہ اہلِ حق کا گروہ تم ہی ہو۔" (الحکم ۳۱ اگست سنہ ۱۹۰۲ء)

(پیشکش)
محمد امان اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز

مِلین موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی۔ آئی۔ ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس
(ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ)
غلام محمد اینڈ سنز ۔ کاٹھ پورہ ۔ باری پورہ ۔ کشمیر

ABCOY LEATHER ARTS

34/3 3RD. MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR. BANGALORE - 560026.
MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS

حیدرآباد میں
فون : ۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز !
مسعود احمد موٹر ریپیئرنگ ورکشاپ
۴۸۷-۱-۱۱ سعید آباد۔ حیدرآباد ۔ (آندھرا پردیش)

فون نمبر ۴۲۶۱۶ ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹاربون انڈسٹریلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوز - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)
نمبر ۲۳۰/۴/۲ عقب گاندھی گرلز ہائی ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو !"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے